شیعوں کا غیر مرئی قتل عام

تالیف

سید ابو محمد نقوی

ناشر

نوائے ابوذر پبلی کیشنز لاہور

اَلنَّاسُ اَعدَاء مَا جَھلُوا

لوگ ان کے دشمن ہو جاتے ہیں جن کو نہیں جانتے

(مولا علی المرتضٰی صلواۃ اللہ علیہ)

یونٹ نمبر ۸۔ C1

وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ

لَا اِكْرَاهَ فِی الدِّيْنِ

قَتَلَ اللّٰهُ مَنْ قَتَلَکَ بِالاَيْدِیِ وَالْاَلْسُنِ

اللہ ھلاک کرے ان لوگوں کو جنھوں نے اپنے ھاتھوں یا اپنی زبانوں سے آپ صلوٰۃ اللہ علیہ کو قتل کیا۔

(مفاتیح الجنان)

یہ کتاب صرف شیعہ عقیدہ کے مطابق مومنین محمدؐ و آلِ محمد صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کے لئے ترتیب دی گئی ہے

نام کتاب : شیعوں کا غیر مرئی قتلِ عام

ترتیب : خاکپائے زائرین کربلا معلیٰ و نجف اشرف

سگ کوچۂ زینبیہ (صلوٰۃ اللہ علیہا) السید ابو محمد نقوی (دمشق)

اہتمام اشاعت: ڈاکٹر سید ابرار الحسنین فاطمی

ناشر : نوائے ابو ذرؓ پبلیکیشنز

تعداد : پانچ ہزار

اشاعت : مارچ 2010ء

ھدیہ : 100 روپے

دُعا بحضور سرکار سلطان زمانہ صلوٰۃ اللہ علیہ کہ مولاؑ ہمیں عرفان ولایت امیر المومنین علی ابن ابی طالب صلوٰۃ اللہ علیہ کی نعمت عظمیٰ سے سرفراز رکھیں۔ غم سرکار شہادت پناہ مولا حسین صلوٰۃ اللہ علیہ ہمارا نصیب رہے اور منتظرین میں ہمارا شمار ہو۔

ملنے کا پتہ : دار المنتظرین، 8 علی ولاز نزد مسجد جمال مصطفیٰ لین نمبر 29۔ وفاقی کالونی نیو کیمپس لاہور

ادارہ نوائے ابو ذرؓ 294/A، بلاک بی I، جوہر ٹاؤن لاہور۔ پاکستان

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولائیت علی ابن ابی طالب صلوٰۃ اللہ علیہ

وَلَایتُ علی ابن ابی طالب حصنی فمن دخل حصنی امن من عذابی

(حدیث قدسی)

مولائے کائنات سرکارِ ولائیت پناہ مولا علی ابن ابی طالب صلوٰۃ اللہ علیہ کی ولائیت ہی وہ امتیاز ہے جو کہ مومنین کو عامہ سے ممتاز کرتی ہے۔ مومن کی پہچان ہی عرفانِ ولایت مشکل کشا (صلوٰۃ اللہ علیہ) ہے۔ مولا علی ابن ابی طالب صلوٰۃ اللہ علیہ کی ولائیت مطلقہ پر ایمان ہی دین ہے۔ ایمان ہۓ اسلام ہے اور اس سے دوری یا توقف اصل میں دین سۓ ایمان سے اور اسلام سے دوری ہے۔ بدقسمتی سے ولائیت مطلقہ کے عرفان میں کمی کرنے کی سازش اور ناپاک جسارت عروج پر ہے اور اس

حقِ الٰہی کی مخالفت میں بے پناہ وسائل استعمال کیے جا رہے ہیں اور جدید عقیدہ جسے ''ولائیت فقیہ'' کا نام دیا گیا ہے کو اپنانے کی ترغیب دی جا رہی ہے۔ جس کا واضح مطلب اور مقصد لوگوں کو معرفتِ معصومین صلواۃ اللہ علیھم اجمعین سے دور کر کے غیر معصوم کی تقلید کروانا ہے۔ ''ہم تو ڈوبے ہیں ...... تم کو بھی لے ڈوبیں گے''۔

ولائیت امیر المومنین صلواۃ اللہ علیہ سے دور کرنے اور اس کی اہمیت و حیثیت کم کرنے کے لئے کبھی کہا جاتا ہے کہ یہ جزو کلمہ و اذان و اقامت نہیں اور یہ بددیانتی ٹیلی ویژن پر آ کر پوری دنیا کو دکھائی اور سنائی جاتی ہے بلکہ اب تو حوصلہ اتنا بڑھا کہ یہاں تک بکواس کی جا رہی ہے کہ اگر تشہد میں ''علی ولی اللہ'' کہا تو نماز (معاذ اللہ) باطل ہو جائے گی۔

قارئین اتفاق کریں گے کہ یہ سارے جتن اس لئے کئے جا رہے ہیں کہ لوگ ولائیت حق سے دور ہو جائیں کیونکہ یہ سازشی عناصر خوب سمجھتے ہیں کہ اگر مومنین اس ولائیت سے دور ہو گئے تو پھر عصمت، عزادارئِ سید الشھدؑ اور حرمت سادات کے ساتھ ساتھ عقیدۂ انتظار امام صلواۃ اللہ علیہ خود بخود کمزور ہو جائے گا اور لوگ ولائیت فقیہ سے متمسک ہو کر مذہب شیعہ اثنا عشری کو تباہی کے قریب تر لے آئیں گے جس کا

نقصان ان ذوات مقدسہ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کو ہو نہیں سکتا مگر لوگ تباہ و برباد ہو جائیں گے یعنی ان کی عاقبت برباد ہو جائے گی لیکن ان عناصر کو تو صرف Funds Generation کا مسئلہ در پیش ہے کہ کس طرح ان میں مسلسل اضافہ کیا جائے اور اب تو اس مقصد کے لئے Marketing Tools سے کام لیا جارہا ہے لیکن منتظرین ولی حق امام العصر صلوٰۃ اللہ علیہ اس سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے کیونکہ ولائیت علی ابن ابی طالب صلوٰۃ اللہ علیہ فقراء کا واحد اثاثہ ہے اور فقراء کی بارگاہوں کے جاروب کش ان ناپاک حملوں کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بن کر اپنا فرض نبھاتے رہیں گے ماہانہ ندائے شیعہ کے زیر اہتمام عقائد حق کی ترجمان تالیف ''طوبیٰ'' کے نام سے منظرِ عام پر آئی اور توقعات سے کہیں بڑھ کر موالیان حیدر کرار صلوٰۃ اللہ علیہ نے پزیرائی بخشی پھر امین روح انقلاب جناب سید عرفان حیدر عابدی اعلیٰ اللہ مقامہٗ کی کتاب ''طمانچہ برخسارِ منکرِ ولائیتِ علیؑ'' عابدی صاحب کے عرفان کا عکس بن کر مقصرین کے سر پر تلوار بن کر لٹکتی رہی اس نادر کتاب کا پہلا ایڈیشن بھی ادارہ ندائے شیعہ نے ہی پیش کیا تھا اور دوسرا ایڈیشن بھی منظر عام پر لانے کا سہرا جناب جعفر علی میر اعلیٰ اللہ مقامہٗ کے ادارے کے سر رہا کیونکہ اس ادارے کی پہچان ہی مقصرین کی مخالفت ہے۔ اب ماہانہ

ندائے شیعہ کا اجراء خطیب ولائیت علیؑ جناب ناصر عباس صاحب ملتان اور ان کے رفقاء کی زیر نگرانی اسی تسلسل کی ایک کڑی کی حیثیت سے ہونے جارہا ہے۔ عقائد حقہ کی ترویج وتبلیغ کے لئے ادارہ ''نوائے ابوزر'' بھی شہید عزائے حسینؑ جناب سید محسن نقوی اعلیٰ اللہ مقامہٗ جناب سید عرفان حیدر عابدی اعلیٰ اللہ مقامہٗ اور جناب جعفر علی میر اعلیٰ اللہ مقامہٗ کے قافلہ ایمان کی چھاؤں میں اپنا سفر شروع کرنے جارہا ہے اور مذکورہ بالا شہدائے ملت ہمیشہ مقصرین کے خلاف رہے اور انہوں نے علَم ولائیت مشکل کشا ہمیشہ بلند رکھا اور کبھی کسی شخصیت کی ظاہری تمکنت اور حیثیت کو خاطر میں نہیں لائے اور ادارہ نوائے ابوزر بھی شخصیت پرستی کی بجائے کردار پرستی کی پالیسی پر اپنی اشاعت کا آغاز کرنے جارہا ہے اور بتائید معصومین صلواۃ اللہ علیہم اجمعین یہ دونوں ماہنامے (ندائے شیعہ اور نوائے ابوزر) مقصرین کے لئے دودھاری تلوار کا کردار ادا کریں گے۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی کے طور پر ادارہ نوائے ابوزرؓ یہ کتاب ''شیعوں کا غیر مرئی قتلِ عام'' اردو اور انگریزی زبان میں مومنین کی خدمت میں پیش کرنے کا اعزاز وشرف حاصل کر رہا ہے جس کا موضوع اطاعت ہے۔ قارئین سے التماس ہے کہ کتاب پڑھنے سے پہلے ''نادعلی'' کی تلاوت کریں اور اپنے آقا ومولا صلواۃ اللہ علیہ سے عرفانِ ولائیت کی خیرات

طلب کریں تا کہ اس تالیف کے مندرجات ان پر حقائق کھولتے جائیں کیونکہ جادۂ حق پر سفر کرنے سے پہلے اپنی ذات کی نفی بہت ضروری ہے اور جب مشکل کشائے عالمین صلواۃ اللہ علیہ سے نصرت کی استدعا کی جائے تو ذات کی نفی کا پہلا زینہ سر ہو جاتا ہے اور گمراہی سے بچ جانا مقدر ہو جاتا ہے کیونکہ گمراہی کا ایک ہی سبب ہے جس کی بابت سرکارِ امیر المومنین صلواۃ اللہ علیہ نے ایک سائل کے سوال ''وہ چھوٹی سے چھوٹی بات جس سے آدمی گمراہ ہو جاتا ہے کیا ہے؟'' کے جواب میں ارشاد فرمایا ''اس بات کا نہ جاننا کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو کس کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور اس شخص پر کس کی اطاعت فرض گردانی ہے اور اپنی زمین پر اپنی حجت اور اپنی مخلوق کے نیک و بد اعمال کا گواہ کس کو مقرر فرمایا ہے''۔ اس پر سائل نے پھر عرض کی کہ وہ کون ہیں؟ سرکارِ ولائیت پناہ مولا علی ابن ابی طالب صلواۃ اللہ علیہ نے جواباً فرمایا ''وہ وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات کے ساتھ ملا دیا ہے اور اس امر کو قرآن مجید میں اس طرح بیان فرمایا ہے

یاایھاالذین امنو اطیعو اللّٰہ واطیعوالرسول و اولامر منکم

ولائیت امیرالمومنین صلواۃ اللہ علیہ کے فیض و برکات کے بے

کنار سمندر میں سے ایک فیض لسان صدق سرکارِ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان جو لسان اللہ ہے سے یہ ہے فرماتے ہیں۔ یا علی صلواۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے شیعوں اور محبوں میں نو (9) خاصیتیں رکھی ہیں۔ وحشت قبر سے وہ آرام وسکون رہیں گے۔

ظلمتِ قبر کے بدلے ان کے لئے نور ہو گا
بے تابی میں ان کے لئے امن ہو گا
میدان میں ان کے لئے قبولیت ہو گی
صراط کے لئے ان کے لئے آپ کا پروانہ ہو گا
تمام انسانوں سے پہلے جنت میں جائیگے
ان کے آگے اور دائیں طرف نور ہو گا

سرکارِ سلطان زمانہ صلواۃ اللہ علیہ کی بارگاہ جلیتہ القدر میں ان کی پاک طاہرہ جدہ صلواۃ اللہ علیھا کے وسیلے سے دعا ہے کہ عرفان ولائیت علی ابن ابی طالب صلواۃ اللہ علیہ ہمارا نصیب ہو غم سرکار شہادت پناہ مولا حسین صلواۃ اللہ علیہ ہمارا مقدر ہو آپ جناب صلواۃ اللہ علیہ کے انتظار کی نعمتِ عظیم ہمارا اثاثہ ہو اور ہمارے مولا آقا صلواۃ اللہ علیہ ہمیں وہ حوصلہ اور ہمت عطا فرمائیں کہ ہماری دوستی اور دشمنی کا معیار ہمارے مولا

صلواۃ اللہ علیہ کی ولائیت ہو۔ لوگوں سے ہماری محبت اور نفرت صرف اور صرف مولا علی ابن ابی طالب صلواۃ اللہ علیہ کے لئے ہو کیونکہ معصوم صلواۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ ''محبت کرو اس سے جو ہمارا محبّ ہو چاہے تمہارے باپ کا قاتل ہی کیوں نہ ہو اور نفرت کرو اس سے جو ہماری فضیلت کا منکر ہو چاہے تمہارا باپ ہی کیوں نہ ہو''۔

مولاؑ ہمیں ہماری ذات کی نفی کرنے کی مسلسل توفیق عطا فرمائیں

آخر میں شہید عزائے حسین صلواۃ اللہ علیہ جناب سید محسن نقوی اعلی اللہ مقامہٗ کا ایک مصرعہ قارئین کے عقیدہ حق کی نذر:

نادِ علیؑ پڑھو کہ عقائد کی جنگ ہے

ادارہ نوائے ابوذرؓ
لاہور پاکستان
15 جنوری 2010ء

وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ

ہم نے اسے دونوں راستے (حق و باطل) دکھا دیئے مگر وہ (ولایت کی) گھاٹی سے نہ گذرا۔

(البلد 10-11)

مولا علی صلوٰۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق مسلمانوں کے تہتر (73) فرقوں میں سے تیرہ (13) کا دعویٰ شیعت کا ہے جن میں سے صرف ایک فرقہ ناجی ہے۔

اس ناجی شیعہ مومن فرقہ پر ہمیشہ حملے ہوتے رہے اور ہوتے رہیں گے۔ طاغوت چاہتا ہے کہ اس فرقہ کے بنیادی عقائد بدل کر ان کو صراط مستقیم سے ہٹا دیا جائے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ناجی شیعہ فرقے کے عقائد اور حملہ آور فرقے کے عقائد مختصراً بیان کیے جائیں کیونکہ مولا علی صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے: ''الناس اعداء ما جھلوا'' لوگ ان چیزوں کے دشمن ہو جاتے ہیں جن کو وہ نہیں جانتے۔

(غرر الحکم)

بھیڑ کے روپ میں بھیڑیا شیعوں پر شب خون مار رہا ہے اور آستین کا سانپ اپنا زہر پھیلاتا چلا جا رہا ہے۔ اس بات کی خبر امام صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے واضح طور پر دی ہے۔

''اور جو قبیح اور فحش اعمال کا ارتکاب کرتا ہے عام فقہاء فسق کا ارتکاب کرتے ہیں ان سے کوئی چیز قبول نہ کی جائے اور نہ ان کا احترام کیا جائے اور وہ صرف اکثر غلط ملط کر دیتے ہیں جو اہل بیت صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین سے لیتے ہیں وہ اس لیے کہ فاسق جو ہم سے لیتا ہے اس کی مکمل تحریف کرتا ہے اپنی جہالت کی وجہ سے اور چیزوں کو ان کی اصلی جگہ پر نہیں رکھتا معرفت کی قلت کی وجہ سے اور کچھ دوسرے جان بوجھ کر ہم پر جھوٹ باندھتے ہیں دنیاوی لالچ میں ان کے لیے صرف جہنم کی آگ میں زیادتی ہوتی ہے اور ان میں کچھ ناصبی قوم ہے جو کھل کر ہماری قدح (مخالفت) نہیں کر سکتے وہ ہمارے کچھ صحیح علوم پڑھ لیتے ہیں اور ہمارے شیعوں میں قابل توجہ بن جاتے ہیں اور ہمیں گھٹانا شروع کرتے ہیں پھر اس میں اضافہ کرتے ہیں اور ہم پر جھوٹ باندھنے میں اضافے پر اضافہ کرتے چلے جاتے ہیں جس سے ہم مبرا ہیں۔ ہمارے شیعوں میں سے کچھ پیروکار ان کی بات قبول کرتے ہیں کیونکہ ان کے پاس ہمارے علوم میں سے کچھ ہے۔ وہ خود گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں اور وہ ہمارے کمزور شیعوں کے لیے فوج یزید (لعنت اللہ) جو امام حسین صلوٰۃ اللہ علیہ اور ان کے صحابہ علیہم السلام کے

خلاف تھی ان سے بھی زیادہ نقصان دہ ہیں کیونکہ انہوں نے ہماری جانوں اور مالوں کو لوٹ لیا اور وہ ناصبی علماء سوء ہمارے موالیوں کی مشابہت بناتے ہیں اور ہمارے دشمنوں کی مدد کرتے ہیں اور ہمارے کمزور شیعوں میں شک و شبہ داخل کرتے ہیں تا کہ ان کو حق کی منزل کی طرف سے گمراہ اور منع کریں۔"

(اقتباس حدیث' الاحتجاج الطبرسی)

ہمارا مقصد ہے کہ حق بار بار بیان ہوتا کہ کوئی لاعلمی میں نہ مارا جائے۔ ہمیں غیر معصوم اور مقصر افراد کے قیاس پر مبنی ترقی یافتہ دین سے کیا واسطہ اور نہ ہی ہمارا مقصد جھگڑا فساد' بحث' کیچڑ اچھالنا' دین کا مذاق' زن' زر' زمین یا اقتدار کی ھوس ہے۔ لکم دینکم ولی دین۔ ہمارا اثاثہ صرف ولایت علی صلوٰۃ اللہ علیہ' عزاداریء سرکار امام حسین صلوٰۃ اللہ علیہ اور انتظارِ ظہور امام العصر صلوٰۃ اللہ علیہ ہے۔

آج کل اکثر مشاہدہ ہے کہ ایک ہی گھرانے کے افراد مختلف سیاسی جماعتوں سے تعلق رکھتے ہیں اور نظریہ میں اتحاد نہ ہونے کے باوجود بغیر جھگڑے کے اتفاق سے ایک ہی گھر میں رہتے ہیں حالانکہ سیاست میں نہ دین کا فائدہ نہ دنیا کا۔ جہالت گمراہی ہے اس لیے اگر عقیدہ غلط ہو گیا تو دنیا میں بھی ذلت اور آخرت میں دوامی ہلاکت ہے۔

لَا اِکْرَاہَ فِي الدِّيْنِ

''دین میں زبردستی نہیں ہدایت گمراہی سے الگ ہوگئی ہے جو طاغوت (دشمن ولایت) سے کفر کرے اور اللہ پر ایمان لائے تو اس نے ایک مضبوط سہارا (ولایت علی) تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں اور اللہ سب کچھ سننے والا ہر چیز جاننے والا ہے۔''

(البقرہ 256)

ہمارا مقصد کسی کو زبردستی صراط مستقیم پر لانا نہیں ہے بلکہ صرف دو راستوں کی مختصراً نشاندھی کرنا ہے ایک راستہ معصومین صلواۃ اللہ علیھم اجمعین کا ہے دوسرا ان کے دشمنوں کا ہے۔ ہدایت تو مولا صلوٰۃ اللہ علیہ کے پاس ہے جو طلب کرے گا انشاء اللہ فوراً مل جائے گی مگر عقل و علم کو مولاؑ کا مطیع کرنے کے بعد۔ کیونکہ علماء کے تعلیمی مراکز کی ظاہری شکل و صورت ایک جیسی ہے مگر تبلیغ و پیغام مختلف ہے اس لیے عوام پریشان ہیں کہ کون حق بیان کر رہا ہے اور کون طاغوت کا نمائیندہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے عقل اسی لیے دی ہے اور تدبر کی دعوت دی ہے کہ قرآن و سنت معصومین صلواۃ اللہ علیھم اجمعین اور امام زمانہ صلوٰۃ اللہ علیہ کی سرپرستی' ہدایت اور رابطے سے حق و باطل کی تمیز کرسکیں۔

اسلام میں حق و باطل کی تمیز اکثریت یا اقلیت سے نہیں ہوتی کہ

مفتیوں کی کثرت کس طرف ہے نہ ظاہری لبادے اور وضع قطع سے، نہ علاقے سے اور نہ کثرت عبادات سے۔ مگر حق کی صرف اور صرف پہچان رنگ ولایت ہے جو اللہ کا رنگ ہے۔

"صبغته الله جل شانه و من احسن من الله صبغته ونحن لهٗ عٰبدون"

(البقرہ 138)

اور امام صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے اپنے نسب سے بڑھ کر ولایت علی صلوٰۃ اللہ علیہ پر فخر کیا ہے۔

(اعتقادات ص 116)

بے شک دین میں کوئی زبردستی نہیں۔ مگر ہوشیار!

ابھی وقت ہے اور امام صلوٰۃ اللہ علیہ کا ظہور بھی قریب تر ہے۔ (یہ ہماری استدعا ہے ورنہ اُس وقت سے وہ شہنشاہ صلوٰۃ اللہ علیہ خود ہی واقف ہیں) جب امام صلوٰۃ اللہ علیہ کا ظہور ہوگیا تو پھر عقیدہ تبدیل کرنے کا موقع نہ مل سکے گا:

"ھل ینظرون الا ان تاتیھم الملٰئکة اویاتی ربک اویاتی بعض اٰیت ربک یوم یاتی بعض اٰیت ربک لاینفع نفساً ایمانھا لم تکن اٰمنت من قبل اوکسبت فی ایمانھا خیرا ط قل انتظروا انا منتظرونO ان الذین فرقوا دینھم

وکانو شیعاً لست منہم فی شیءٍ ط انما امرہم الی اللہ ثم ینبئہم بما کانو یفعلون O

(الانعام 158-159)

آیت نمبر 159 کے الفاظ پر غور و تدبر کریں کہ دین حق کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے والے کون ہیں!

عامہ کی طرف سے تو اجتہاد کی بنیاد ظاہری حیات رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم میں ہی رکھی جا چکی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال پر انہوں نے اجتہاد کا در مکمل طور پر کھول دیا۔ لوگوں کے مسائل کا حل کرتے رہے یعنی شیعہ فقہاء قرآن وسنت کے راوی اور محدث تھے مجتہد نہ تھے۔ وکلاء اربعہ بھی امام صلوٰۃ اللہ علیہ سے پوچھ کر لوگوں کو مسائل بتاتے تھے۔

حکمرانوں کو ہمیشہ مصلحتوں کے تحت ان کے مزاج کے مطابق فتاویٰ کی ضرورت رہتی ہے۔ غیبت کبریٰ کے شروع ہونے کے بعد کچھ شیعہ علماء نے دیکھا کہ درباری مفتی تو عیش وعشرت عزت و اقتدار میں ہیں اور ہم شیعہ علماء صرف راوی کے راوی ہی رہیں گے اسی ھوس دولت و اقتدار میں چند شیعہ علماء نے بھی اجتہاد کا در کھول دیا اور کھلے عام اہل سنت کی اجتہاد کی کتب (علم الاصول وفقہ وغیرہ) کی نقل کر کے اپنے دروس میں شامل کر دیا اور چند دن کی دنیا کو دوام سمجھ لیا اور دین کا مذاق اڑانے کے لیے قرآن وسنت کی بجائے دیگر علوم مثلاً فلسفہ منطق وغیرہ کو شریعت کی بنیاد قرار دے دیا۔

ہوسکتا ہے کسی پوائنٹ کو پڑھ کر قاری حیران ہو کہ یہ تو ہمارے مولوی صاحب نے کبھی نہیں بتایا ہوسکتا ہے الزام ہو۔ اس سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ ملاں مصلحت کے تحت اپنے اکثر عقاید چھپائے رکھتا ہے کیونکہ ملاں حضرات عوام کو بھیڑ بکریاں سمجھتے ہیں۔ یہ باتیں ملاں سے قربت اور مطالعے سے عیاں ہوتی ہیں اور یہ سب امام صلوٰۃ اللہ علیہ کی راہنمائی کا نتیجہ ہوتا ہے کہ حق واضح ہوتا چلا جاتا ہے۔ انسان جتنا امام صلوٰۃ اللہ علیہ سے حق کی معرفت اور عمل کی توفیق مانگتا چلا جاتا ہے معصومین صلواۃ اللہ علیھم اجمعین اس سے کہیں بڑھ کر عطا کرتے چلے جاتے ہیں یہ سلسلہ تا ابد ختم نہیں ہونے والا۔

ولی مطلق صلوٰۃ اللہ علیہ کا واضح حکم

(شریعت میں اختلاف کی مکمل مذمت)

امیرالمومنین صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''ان لوگوں کا یہ حال ہے کہ ایک شخص کے پاس کوئی مسئلہ فیصلہ کے لیے آتا ہے تو وہ اپنی رائے سے فیصلہ کر دیتا ہے اور پھر بالکل وہی جھگڑا دوسرے کے پاس جاتا ہے تو وہ اس کے خلاف فیصلہ کر دیتا ہے۔ اس کے بعد تمام قاضی اس حاکم کے پاس جمع ہوتے ہیں جس نے انہیں قاضی بنایا ہے تو وہ سب کی رائے کو صحیح قرار دے دیتا ہے۔ جب کہ سب کا اللہ ایک' نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک' کتاب ایک ہے۔ کیا اللہ نے انہیں اختلاف کا حکم دیا ہے اور یہ اس کی اطاعت کر رہے ہیں یا انہیں اختلاف سے منع کیا گیا ہے مگر پھر بھی اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ یا (نعوذ باللہ) اللہ نے دین ناقص نازل کیا ہے اور ان سے اس کے لیے تکمیل کی مدد مانگی ہے یا یہ سب اس کی خدائی میں شریک ہیں اور انہیں بات کرنے کا حق دیا ہے اور پھر اس پر اللہ نے راضی ہونے کا وعدہ کیا ہے۔ یا اللہ نے

دین کامل نازل کیا تھا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی تبلیغ اور ادائیگی میں کوتاہی کی (معاذ اللہ) اللہ نے قرآن میں تو یہ فرمایا ہے کہ ہم نے کتاب میں کسی چیز کے بیان کرنے میں کوتاہی نہیں کی اور اس میں ہر شے کا بیان موجود ہے اور یہ بھی بتا دیا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کی تصدیق کرتا ہے اور اس میں کسی طرح کا اختلاف نہیں۔ اللہ کا فرمان ہے کہ اگر یہ قرآن وہ ہے جس کا ظاہر خوبصورت اور باطن عمیق و گہرا ہے۔ اس کے عجائب فنا ہونے والے نہیں اس کے عزائب ختم نہیں ہو سکتے اور ظلمت کا خاتمہ اس کے بغیر نہیں ہوسکتا۔

(خطبہ نمبر ۱۸ نہج البلاغۃ، الاحتجاج طبرسیؒ)

اگر بغض وتعصب کی عینک اتار کر اس قول معصوم صلوٰۃ اللہ علیہ کو دھیان سے صرف ایک دفعہ ہی پڑھ لیا جائے تو صراط مستقیم مل جاتی ہے۔ اسی لئے جب سید شریف رضیؒ نے خطبات امیرالمومنین صلوٰۃ اللہ علیہ کو نہج البلاغۃ کی صورت میں مرتب کیا تو فتویٰ فروش ٹولے کو بہت دکھ ہوا۔ اسی پاداش میں سید شریف رضیؒ کی اپنوں کے ہاتھوں ہی جان جاتی رہی۔

اب مختصراً اختلافات ملاحظہ فرمائیں:

1۔قول معصوم صلوٰۃ اللہ علیہ یا اجتہاد

1.1 اصولی (اجتہادی) حضرات اجتہاد کو واجب عینی قرار دیتے ہیں۔ شیعہ مومنین اجتہاد کو حرام قرار دیتے ہیں اور اقوال معصومینؑ کو نافذ کرنا واجب قرار دیتے ہیں۔

(روضات الجنات ص 35)

1.2 ''اور جو کوئی اللہ کے نازل کردہ احکام سے فیصلے نہیں کرتے پس وہی لوگ کافر ہیں''

''اور جو کوئی اللہ کے نازل کردہ احکام سے فیصلے نہیں کرتے پس وہی لوگ ظالم ہیں''

''اور جو کوئی اللہ کے نازل کردہ احکام سے فیصلے نہیں کرتے پس وہی لوگ فاسق ہیں''

(المائدہ 44-45-47)

اللہ تعالیٰ ج کے نازل کردہ احکام قرآن و سنت ہیں۔ اقوال معصومین صلواۃ اللہ علیہم اجمعین ہی وحی الہی ہیں اور قرآن کو بھی اللہ تعالیٰ قول رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرار دیتا ہے۔ یعنی کلام الہی کی سند بھی لسان اللہ ہیں۔

اب جو بھی قرآن و سنت چھوڑ کر اجتہاد کرے اس نے قرآن و سنت

کا کفر کیا پھر قرآن و سنت کی جگہ اپنی رائے رکھ کر ظلم کیا اور اللہ کا حکم توڑ کر فسق و فجور کو اختیار کیا۔

1.3 ابوبصیرؒ نے امام جعفر الصادق صلوٰۃ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ ہمارے سامنے کچھ ایسی چیزیں (سوالات) آجاتی ہیں جن کے جواب کو ہم اللہ کی کتاب اور سنت میں نہیں جانتے (کہ ان کا ذکر کہاں ہے) کیا ہم اس سلسلہ میں مزید تلاش کے مجاز ہیں؟

امام صلوٰۃ اللہ علیہ نے اجتہاد کی ممانعت کرتے ہوئے جواب ارشاد فرمایا:

"لَا اَمَا اِنَّکَ اِنْ اَصَبْتَ لَمْ تُوجَرْ وَاِنْ اَخْطَأْتَ کَذَبْتَ عَلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ۔

(اصول الکافی، ص 33، ج-1)

"ہرگز ارادہ نہ کرنا کیونکہ اگر تم صحیح نتیجہ اخذ کرو گے تو تمہیں اس کا اجر نہیں ملے گا اور اگر تم نے خطا کی تو تم نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا۔" یعنی شیعہ مذہب حقہ میں اجتہادی احکامات کی کوئی گنجائش نہیں چاہے وہ صحیح ہوں یا غلط۔ اجتہاد کرنے والے کو سزا تو مل سکتی ہے مگر ثواب کا کوئی امکان نہیں ہے۔

1.4 "اور جب کوئی امر امن سے متعلق یا خوف سے متعلق ان کے پاس پہنچتا ہے تو وہ اس کو فاش کر دیتے ہیں اور اگر وہ اس امر کے متعلق رجوع

کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اور اولی الامر کی طرف جو ان میں موجود ہیں تو یقیناً صحیح علم حاصل ہو جاتا ان لوگوں کو جو استناط (اجتہاد کرتے ہیں امر کے متعلق) کرتے ہیں جو ان (مسلمانوں) میں سے ہیں اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم میں نہ ہوتی تو ضرور چند (مسلمان) شیطان کی اتباع کرتے۔"

(النساء 83)

اس آیت کے سیاق وسباق سے پتہ چلتا ہے کہ کچھ لوگ ایسے تھے جو اللہ کے احکام کے بارے میں اجتہاد کرتے تھے جب جنگ کا حکم نہ تھا تو جنگ کرنا چاہتے تھے اور جب جہاد کا حکم آ گیا تو بہانے بناتے تھے کسی حکم کو خفیہ رکھنے کا فرمایا تو فاش کر دیا کسی امر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی الاعلان بیان فرمایا تو فوراً اس کے خلاف سازش کی یا بھلا دیا۔

اس آیت میں واضح ہے کہ خود اجتہاد کرنے کی بجائے اولی الامر صلوٰۃ اللہ علیہ سے رجوع کرو وہ تمہیں امر کی حقیقت بتائیں گے اور اللہ محمدؐ و علیؑ صلواۃ اللہ علیہم کے صدقے تم سے درگزر کرتا ہے۔ جو لوگ اجتہاد کرتے ہیں وہ شیطان کے قدم بہ قدم چلتے ہیں۔

جب عامہ اجتہاد کریں تو ان پر رائے قیاس اجماع ظن کی بدعت کا الزام لگا کر دین سے بھاگنے کا فتویٰ ہے۔ جب اصولی حضرات خود اجتہاد کریں تو پھر دین سے نہیں بھاگے بلکہ مجتہد صاحب دین کے لیے بھاگ دوڑ کر رہے ہیں۔

2۔ بنیاد شریعت

2.1 اصولی (مجتہدین) حضرات کے پاس چار شرعی دلیلیں ہیں۔ (1) کتاب اللہ (2) سنت (3) اجماع (4) دلیل عقلی۔

شیعہ مومنین صرف پہلی دو پر یقین رکھتے ہیں۔ ایک کتاب اللہ پر اور دوسرا سنت معصومین صلواۃ اللہ علیہم اجمعین پر۔

(روضات الجنات ص 35)

2.2 ''ابن محصران نے ابوالحسن موسیٰ صلوٰۃ اللہ علیہ سے عرض کی ''ہم جمع ہو کر گفتگو (دینی) کرتے ہیں کوئی ایسی چیز سامنے نہیں آتی جس پر ہمارے پاس تحریری دلیل موجود نہ ہو یہ محض اللہ کی نعمت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت کی وجہ سے ہے مگر کبھی کبھی کوئی چھوٹی (معمولی) سی چیز سامنے آجاتی ہے جس کا جواب ریکارڈ میں نہیں ملتا تو ہم ایک دوسرے کا منہ تکتے رہ جاتے ہیں آخر کار ہمیں ایسی چیز معلوم ہوتی ہے جس پر اصل جواب کے مشابہ ہونے کا قیاس ہوتا ہے۔''

امام صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''تمہیں قیاس سے کیا واسطہ بے شک تم سے پہلے جو بھی ہلاک ہوئے قیاس کی وجہ سے۔ جب ایسا سوال آئے جس کا جواب تم جانتے ہو تو جواب دے دو اور اگر ایسا سوال آئے جو تم نہیں جانتے تو (چپ رہو) دہن مبارک پر ہاتھ رکھا۔ پھر صحابی نے عرض کی ''کیا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو اپنے عہد کی ضروریات کے مطابق احکامات دیئے تھے؟'' (یعنی بعد کے زمانے والوں کے لیے قرآن و سنت کے علاوہ اجتہاد کی گنجائش ہے؟) فرمایا: ''ہاں مگر قیامت تک آنے والوں کی ضروریات کے احکام بھی دے دیئے'' پھر صحابی نے عرض کی: ان احکام میں کوئی کمی تو نہیں ہوئی؟ (یعنی اگر کتب احادیث ضائع ہو جائیں تو شاید اجتہاد کی لاٹری نکل آئے؟) امامؑ نے فرمایا ''نہیں۔ تمام اپنے اھلؑ کے پاس موجود ہے۔''

(جلد نمبر 1 اصول الکافی' ص 34-33)

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر چیز قرآن و سنت میں موجود ہے اور اگر کسی معمولی سوال کا جواب تمہیں تلاش کرنے میں دقت ہو تو اس کا جواب اپنے اجتہاد و دلیل عقلی سے نہ دو اگر وہ حقیقت کے قریب بھی ہو۔ ایسی قوموں کے لیے ہلاکت ہے جو دین و شریعت میں دخل اندازی کریں۔ یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا کہ پرانا زمانہ سادہ تھا اب ترقی یافتہ (اخلاقی پسماندگی) دور کی نئی ضروریات کا حل صرف مجتہد صاحب کے پاس ہے اور ہم نے چار سو احادیث کی کتب ضائع کر کے اجتہاد کی کتاب رائج کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ اجتہاد کے سب پہلوؤں کو رد کرتے ہوئے آخر میں امام صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہر چیز کا علم زمانے کے امام صلوٰۃ اللہ علیہ کے پاس ہوتا ہے۔

2.3 اگر عقل کو احکام معصومین صلواۃ اللہ علیھم اجمعین کے تابع رکھا جائے

اورعلم الاصول و فقہ کی بجائے قرآن و سنت کو بنیاد بنا کر دلائل عقلیہ سے مسائل بیان کیئے جائیں تو بہتر ہے۔ کیونکہ اگر عقل بے لگام ہو جائے تو شیطان غلط اعمال کو خوبصورت بنا کر دکھاتا ہے (الانعام 43) اور اعمال حسنات نظر آتے ہیں (الکھف 104) عقل کے مطابق اپنے آپ کو ہدایت یافتہ سمجھتے ہیں (الاعراف 30) اور اپنے آپ کو مصلح سمجھتے ہیں (البقرہ 11) اور عقل مند اور صاحب بصیرت ہونے کے باوجود (ولایت علی صلوٰۃ اللہ علیہ) سے رک جاتے ہیں (العنکبوت 38)۔

2.4 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' اللہ نے کوئی نبیؑ یا رسولؑ اس وقت تک مبعوث نہیں کیا جب تک اس نے اس کی عقل مکمل نہ کر دی اور اس کی عقل ساری امت کی مجموعی عقول سے افضل ہوتی ہے اور جو بھی فیصلہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نفس میں ہوتا ہے وہ مجتہدین کے اجتہاد سے افضل ہوتا ہے اور کوئی بندہ بھی اللہ کے فرائض ادا ہی نہیں کرسکتا جب تک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عقل حاصل نہ کرلے ''

(اصول الکافی، ج 1، ص 6)

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر بندے کو جن میں مجتہد بھی شامل ہیں کیونکہ وہ بھی غیر معصوم بندے ہیں، عقل معصوم صلوٰۃ اللہ علیہ سے حاصل کرنا ہوگی۔ فتویٰ پسند حضرات کے لیے یہ جائز نہیں کہ اپنی عقل استعمال کر کے آیات و احادیث کی درجہ بندی اور اقسام بنا دیں تاکہ اپنی منشاء کے

خلاف والی کسی آیت یا حدیث کو بہانہ بنا کر رد کیا جا سکے۔

25 اصولی (فتویٰ پسند) حضرات مجتہدین کو بڑی کامل عقل و بصیرت والا سمجھتے ہیں۔ مگر عام فہم بات ہے کہ عقلمندوں میں اختلاف نہیں ہوتا۔ جہالت اختلاف و دشمنی کا باعث ہے۔ پھر مجتہدین کے مابین اتنے اختلافات کیوں ہیں اس موضوع پر بڑی ضخیم کتب لکھی جا چکی ہیں مثلاً مختلف الشیعہ' اور بعض مجتہد اپنے فتوے بھی بدلتے رہتے ہیں مثلاً (آیت اللہ) محمد حسین فضل اللہ کی کتاب فقہ زندگی میں ص 48 پر اس کا ذکر ہے۔ مزید ملاحظہ فرمائیں کہ مجتہد صاحب اپنی رائے کو فتویٰ قرار دیتے ہیں اور اس پر عمل کرنے والے کو بری الذمہ قرار دیتے ہیں (فقہ زندگی ص 20) یعنی فضل اللہ صاحب کی ذاتی رائے شریعت ہے جو مقلد اس پر عمل کرے گا اس کے اعمال کا ذمہ دار مجتہد ہے! قاری حضرات کی معلومات میں مزید اضافہ: بلند عقل و بصیرت والے مجتہدین بے شمار فتوے صادر کرتے ہیں اس لیے بعض اوقات اپنی ہی اجتہادی رائے بھول جاتے ہیں اور اگر کوئی پوچھے تو ریکارڈ دیکھ کر بتانا پڑتا ہے کہ میں نے کیا رائے دی تھی (سبحان اللہ)۔

(فقہ زندگی' ص 29)

2.6 (آیت اللہ) باقر الصدر اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ اگر احکام شریعت واضح ہوتے کہ کیا کیا حلال' حرام اور مباح ہے تو مشکل نہ ہوتی اور اتنے بڑے پیمانے پر تحقیق نہ کرنی پڑتی۔ مگر احکام دین واضح نہیں بلکہ گورکھ

دھندا ہیں اس لیے ہمیں علم الاصول کی سائنس گھڑنا پڑی۔ (علم الاصول، ص 12-11)

اس کا جواب کتاب کے شروع میں امام علی صلوٰۃ اللہ علیہ کے درج خطبہ میں موجود ہے۔

2.7 باقر الصدر صاحب مزید لکھتے ہیں: ہمارا خیال پروان چڑھا اور مزید مضبوط ہوا کہ قرآن وسنت نامکمل ہیں جو زندگی کے تمام پہلوؤں کی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتے کیونکہ قرآن وسنت میں صرف محدود قوانین درج ہیں اس لیے اللہ نے یہ کام مفتیوں پر چھوڑ دیا کہ اجتہاد کر کے قوانین بنائیں۔

(علم الاصول، ص 51-50)

اس کا جواب بھی نہج البلاغۃ کے خطبہ نمبر 18 میں ملاحظہ فرمائیں جو کتاب ھذا کی ابتداء میں درج ہے۔

(نہج البلاغۃ، ص 59)

2.8 باقر الصدر صاحب بات کو گول مول کر کے جلیبی کی طرح لکھنے کے ماہر تھے۔ لکھتے ہیں کہ شیعوں کے اس دعویٰ کو کہ شریعت مکمل ہے قائم رکھنا بڑا مشکل تھا۔ اوپر سے شیعوں نے ان احادیث کو بیان کرنا شروع کر دیا جن میں قیامت تک ہر مسئلے کے حل کے جواب کا ذکر ہے۔

(علم الاصول، ص 54-43)

شیعوں نے مذہبی آڑ لے لی کہ دلیلِ عقلی کا شریعت میں استعمال

جائز نہیں اس کی مخالفت کرنا اصولی حضرات کے لیے بہت مشکل ہے۔ حالانکہ شیعوں کو اپنی ہی بات غلط ہونے کا پتہ نہیں کہ عقلی دلائیل کے بغیر اللہ خالق اور اسلام کی حقانیت کا ثبوت قرآن و سنت سے نہیں دیا جاسکتا!

(علم الاصول 59-60)

صدقے صدقے۔ مجتہد صاحب کیسی پہنچی ہوئی باتیں کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں اور معصومین صلواۃ اللہ علیھم اجمعین اپنے اقوال سے اللہ کی وحدانیت اور اسلام کی حقانیت کا ثبوت نہ دے سکے (نعوذ باللہ)۔ پھر غیبت کبریٰ کے بعد مجتہدوں نے خود بخود پیدا ہو کر علم الاصول' علم فقہ' علم الکلام' علم حدیث' علم تفسیر اور فلسفہ جیسے اعلیٰ ترین علوم کو جنم دے کر ان کو شریعت کی بنیاد قرار دیا تاکہ اجماع و دلیل عقلی وغیرہ سے انسانیت کے مسائل حل کیے جائیں۔

حالانکہ درحقیقت مجتہد صاحب کو علم نہیں یا چھپاتے ہیں کہ شیعہ مومنین عقل اس چیز کو کہتے ہیں جس سے معرفت امامؑ ہو اور اتباع امام کی جائے۔ عقل کو قرآن و سنت کے ماتحت رکھتے ہوئے نتائج اخذ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ لیکن شریعت سازی کا حق صرف معصومین صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین کو ہے۔

مجتہد صاحب کی ایک اور بڑی گہری بات سنیں۔ لکھتے ہیں کہ جو احکامات شریعت قرآن و سنت میں ہیں وہ قوانین کو ظاہر کرتے ہیں بذات خود

قوانین نہیں ہیں!

(علم الاصول 127)

یعنی اگر قرآن وسنت خود قوانین الٰہی نہیں ہیں تو لامحالہ کسی ماہر غوطہ خور مجتہد کی ضرورت پڑ جائے گی۔

3۔ علم حقیقی اور ظن

3.1 اصولی حضرات حکم شرعی میں ظن (قیاس وگمان) پر عمل کرنا جائز سمجھتے ہیں۔ شیعہ مومنین ظن کو باطل جانتے ہیں اور صرف عمل کا انحصار علم واقعی، قطعی عادی و اصلی پر قرار دیتے ہیں جس میں کسی قسم کی خطا کا امکان نہیں ہے جو صرف معصوم صلوٰۃ اللہ علیہ سے حاصل ہوتا ہے۔

(روضات الجنات، ص 35)

3.2 مولا علی صلوٰۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "نوم علی یقین خیر من صلاۃ فی شک۔"

یقین کے ساتھ سونا شک کے ساتھ نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ (غرر الحکم ج 2، ص 793)

"الیقین عماد الایمان" یقین ایمان کا ستون ہے۔ (غرر الحکم ج 2، ص 789)

"الیقین یرفع الشک" یقین شک کو رفع کرتا ہے۔ (غرر الحکم ج 2، ص 789)

اب کوئی بھی توضیح المسائل اٹھا کر دیکھ لیں ہر باب میں چاہے ایمان کا ہو یا عبادات کا' اصول کا ہو یا فروع کا ہر جگہ یقین کا فقدان نظر آئے گا یعنی یہ الفاظ نظر آئیں گے اشکال ہے' بر بنائے احتیاط' احوط ہے' واللہ اعلم' اور پھر خطائے اجتہادی پر ثواب کی امید بھی ہے۔

اگر اطاعت اولی الامر صلوٰۃ اللہ علیہ کے ساتھ قرآن و سنت کا مطالعہ ہوتو پھر ''ظنون'' کی ضرورت ہی نہیں پڑتی اللہ کا واضح فرمان ہے

''بے شک ظن (گمان) حق کی ذرا سی بھی ضرورت پوری نہیں کرتا''

(یونس 36)۔

یعنی ظن و گمان سے حق کا شائبہ تک حاصل نہیں ہوسکتا۔

شیعہ مومنین کا مذھب سورۃ بقرہ کی پہلی پانچ آیات میں بیان ہے کہ یہ مذھب لاریب ہے اس میں ظن و شک کا گذر نہیں اور تمام احکام الٰہی پر یقین ہے۔

4۔ احادیث کی قسمیں

اصولی حضرات احادیث کی چار اقسام مانتے تھے جو اہل خلاف کے ہاں بھی ہے اور ان کی تفسیر بھی اسی طرح کرتے ہیں۔

شیعہ احادیث کو صرف صحیح یا ضعیف مانتے ہیں۔ صحیح حدیث وہ جس کا متن معصوم صلوٰۃ اللہ علیہ کا علم عطا کرتا ہو اور ضعیف حدیث جو اس کے برعکس

ہو۔ (روضات الجنات' ص 35)

مگر اصولی مذہب میں ارتقاء کی بدولت علم الاصول و فقہ وغیرہ کو قرآن و سنت کی اساس قرار دیا گیا جس کی وجہ سے آیات و احادیث کی مزید درجہ بندی کی گئی۔

لہٰذا اب اجتہادی مذہب میں علوم احادیث کی 50 قسمیں ہیں اور احادیث کی خود 49 قسمیں ہیں۔

(اجتہاد و تقلید پر اعتراضات کا تجزیہ)

"......... جو کچھ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہیں عطا کر دیں وہ لے لو اور جس چیز سے تمہیں منع کریں اس سے رک جاؤ ......" (الحشر 7)

اس فرمان الٰہی کے تحت اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا فرمان عطا کریں تو کیا ملاں سے پہلے دریافت کریں کہ کونسی قسم سے ہے اور قابل عمل ہے یا اس کے مقابلے میں مجتہد کے فتوے پر عمل کرنا احوط ہے۔

یہ مختلف قسمیں اور پیچیدگیاں اسی لیے پیدا کی گئیں تاکہ اگر کوئی فرمان ملاں کی مرضی کے مطابق نہ ہوتو ان خود ساختہ حیلوں بہانوں سے فرمان کو رد کیا جاسکے۔

5۔ تقلیدِ معصوم صلوٰۃ اللہ علیہ یا مجتہد

5.1 اصولی حضرات کے مطابق ساری خلقت (رعایا) کو دو قسم پر تقسیم کیا

جاسکتا ہے ایک مجتہد اور دوسرے اس کی تقلید کرنے والے مقلدین۔

شیعہ مومنین کے عقیدے کے مطابق تمام رعایا مقلد ہے معصوم صلوٰۃ اللہ علیہ کی اور رعایا کے لیے جائز نہیں کہ مجتہد سے رجوع کرے سوائے اس کے کہ وہ مجتہد واضح اور صحیح حدیث کا حکم سنائے۔

(روضات الجنات' ص 35)

5.2 ''اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اولی الامر کی جو تم میں موجود ہیں۔ پھر اگر تمہارا کسی چیز کے بارے میں بھی تنازعہ ہو جائے تو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رجوع کرو اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو یہ طریقہ بہترین اور انجام کے اعتبار سے اچھا ہے۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ نے دیکھا نہیں ان لوگوں کو جو دعویٰ تو کرتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کیا گیا ہے اور جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے نازل کیا گیا مگر وہ چاہتے ہیں کہ اپنے معاملات کا فیصلہ کرانے کے لیے طاغوت سے رجوع کریں حالانکہ انہیں حکم دیا گیا تھا کہ طاغوت سے کفر کریں۔''

(النساء 59-60)

بڑی واضح آیت ہے کہ ولایت صرف اللہ' اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولی الامر صلوٰۃ اللہ علیہ کے لیے ہے۔ ہر چھوٹے یا بڑے

مسئلے کے حل اور فیصلے کا اختیار انہیں کے پاس ہے اور طاغوت اس کا مخالف ہے یعنی طاغوت دشمن ولایت الیہہ و مطلقہ کو کہتے ہیں اور نام نہاد مومنوں کی ایک جماعت ولایت پر ایمان رکھنے کا دعویٰ تو کرتی ہے مگر عملی طور پر مسائل کا حل دشمن ولایت سے کراتی ہے! زبانی کلامی تو کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ نے تمام احکامات مکمل طور پر نازل کر دیئے۔ غدیر خم پر تکمیل دین بھی ہو گئی مگر ہمارے ماڈرن مسائل کا حل تو صرف مجتہد صاحب کے پاس ہے!

یعنی یہ لوگ عقل اور علم رکھتے ہوئے جانتے ہیں کہ الفاظ قرآن و حدیث میں تبدیلی نہیں لاسکتے مگر پھر بھی معنوی تحریف کرتے ہیں جس کا ذکر سورۃ بقرہ کی آیات نمبر 76-75 میں ملتا ہے۔ جو ایسے مسلمانوں کی نشاندہی کرتی ہیں۔

5.3 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی براہِ راست اتباع و تقلید کرنے والوں کے متعلق لکھا گیا:

"وہ زمانہ سادہ تھا اور لوگوں کے اذہان بھی بہت سادہ ہوتے تھے تو اکثر صحابہؓ احتمالات اور عقلیات دریافت بھی نہیں فرماتے تھے۔"

(اجتہاد و تقلید پر اعتراضات کا تجزیہ ص 55)

او اے اندھیر نگری کی اندھی گلی کے راھی! صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو عقل سے پیدل سمجھتا ہے۔ اسی قسم کا کلام تمہارے آباواجداد کرتے تھے۔

''اور جب ان سے کہا گیا کہ ایمان لاؤ جیسا کہ دوسرے لوگ ایمان لائے ہیں تو انہوں نے کہا کہ کیا ہم ایسے ایمان لائیں جیسا کہ احمق لوگ ایمان لائے ہیں۔ خبردار بے شک یہی احمق ہیں لیکن یہ جانتے نہیں۔''

(البقرہ 13)

اپنی عقل سے اجتہاد کرنے والے کہتے تھے کہ کیا سلمانؓ، ابوذرؓ، عمارؓ اور مقدادؓ کی طرح بیوقوفوں کی طرح ایمان لے آئیں۔ یعنی جو ولایت میں غرق ہو اور معصوم صلوٰۃ اللہ علیہ سے چیں بہ چیں سوال نہ کرتا رہے بلکہ جو حکم ملے بلا چوں و چراں اطاعت کرنے لگے اس کو اصولی ٹولہ کم عقل سمجھتا ہے۔

5.4 مولوی مظفر صاحب لکھتے ہیں کہ جس نے ولایت مجتہد کا انکار کیا اس نے ولایت امام صلوٰۃ اللہ علیہ کا انکار کیا اور جو ولایت امام صلوٰۃ اللہ علیہ کا انکار کرے اس نے ولایت الٰہی کا انکار کیا اور یہ عمل شرک کے زمرے میں آتا ہے!

(عقاید شیعہ ص 18)

اب آپ غور کریں کہ کس طرح ملاں رضا مظفر نے حدیث کے متن کو اپنی منشاء اور فائدے کی خاطر بدل دیا۔ لفظ ''ہماری حدیثوں کی روایت کرنے والا'' کی جگہ ''مجتہد'' لکھ دیا۔ اس میں زمین آسمان کا فرق پیدا ہو گیا۔ اجتہادی ٹولہ تو محدثین کو سادہ عقلوں والا کتابوں میں لکھتے ہیں۔

کتاب ''اجتہاد و تقلید پر اعتراضات کا تجزیہ'' میں صفحہ 20 پر بھی

حدیث درج ہے مگر وہاں لفظ ''حدیثوں کا راوی'' رہنے دیا گیا ہے۔ کیا ان کو ''وسائل الشیعہ'' کے باب کتاب القضا میں صرف ایک ہی حدیث نظر آئی ہے باقی احادیث جن میں صرف قرآن و سنت سے فتویٰ' رائے' قیاس' اجتہاد اور ظن کی ممانعت' غیر معصوم کی تقلید کی ممانعت ہے نظر نہیں آتیں۔

حالانکہ اس حقیقت سے کون انکار کرتا ہے کہ جو قول معصوم صلوٰۃ اللہ علیہ کو جھٹلائے (یعنی اگر راوی نے صحیح حدیث بیان کی تو اس کا انکار کر دیا) اس نے شرک کیا۔

ملاں رضا مظفر صاحب اصولی حضرات کے بہت بڑے عالم ہیں ان کی کتابیں اصول' فلسفہ' اجتہاد وغیرہ کے موضوع پر تمام حوزوں میں رائج ہیں۔

5.5 اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی شرک کی تعریف مطالعہ فرمائیں:

''مرے بعد تم لوگوں پر اللہ ج کی طرف سے حجت علی ابن ابی طالب صلواۃ اللہ علیھم ہیں ان سے کفر اللہ سے کفر ہے۔ ان کے ساتھ شرک اللہ کے ساتھ شرک ہے ان کے بارے میں شک اللہ کے بارے میں شک ہے ان کا انکار اللہ کا انکار ہے ان کی شھادت سے پھرنا اللہ کی شھادت سے پھرنا ہے ان پر ایمان اللہ پر ایمان لانا ہے......

(طوبیٰ' ص 79 بحوالہ امالی شیخ صدوقؒ)

اب مولا علی صلوٰۃ اللہ علیہ کے فضائل سے حسد کرنے والوں مگر ان

کے القابات میں شرکت کرنے والوں اور ان کی شہادت دینے سے پھرنے والوں کے شرک میں کوی شک باقی رہتا ہے۔

5.6 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''تم ریاست و سرداری سے بچو اور تم مردوں کے پیچھے سوار ہونے سے بچو یعنی بغیر حجت و دلیل کے کسی مرد کو (رہبر) نصب کرنے سے بچو کہ پھر تم اس کی ہر بات کی تصدیق کرتے پھرو۔''

(طوبیٰ ص 117 بحوالہ معانی الاخبار)

اب بلا دلیل مانگے حکومت و ریاست کے دلدادہ ملاں کی اندھی تقلید کرنے والے سوچیں کہ انہیں کیا کرنا چاہیے۔ ابھی وقت ہے کہ معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی اطاعت وتقلید کر لی جائے۔

5.7 امام رضا صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''میں چاہتا ہوں کہ ہر مومن محدث ہو یعنی فہم و فراست والا ہو۔''

(طوبیٰ ص 115 بحوالہ عیون اخبار رضا صلوٰۃ اللہ علیہ)

آپ اگر اصولی حضرات کی کتب مطالعہ فرمائیں گے تو پتہ چلتا ہے کہ وہ محدثین کو سادہ عقل والا قرار دیتے ہیں کہ حدیثیں نقل کر کے ہماری راہ میں روڑے اٹکاتا ہے اتنی عقل نہیں کہ خود اجتہاد کر کے نام کمائے۔ ملاں عوام کو جانور سمجھ کر اپنا مقلد بنانا چاہتا ہے اور امام صلوٰۃ اللہ علیہ ہر مومن کو محدث دیکھنا چاہتے ہیں یعنی ہر مومن کو احادیث معصومین صلوٰۃ اللہ علیہ کی تبلیغ

کرتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہیں اور امام محدث کو عقلمند اور فہم و فراست والا قرار دیتے ہیں۔

اس کے برعکس مجتہدین کے بارے میں مولا علی صلوٰۃ اللہ علیہ کا فرمان مطالعہ فرمائیں ''ہر تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس کی مدحت کو کلام کرنے والے نہیں پہنچ سکتے اور گننے والے اس کی نعمتوں کو شمار ہی نہیں کر سکتے اور اس کے حق کو مجتہدین ادا ہی نہیں کر سکتے ''

(نہج البلاغۃ خطبہ نمبر 1' ص 26)

جو اللہ کے حقوق تک ادا نہیں کر سکتا اس غیر معصوم ملاں کی تقلید مبارک ہو!

6۔ غیبت کبریٰ میں اجتہاد

6.1 اصولی حضرات زمانہ غیبت میں اجتہاد کی ڈگری حاصل کرنا واجب قرار دیتے ہیں اور جب امام صلوٰۃ اللہ علیہ موجود ہوں تو اجتہاد کی بجائے امام صلوٰۃ اللہ علیہ سے حکم حاصل کرنا واجب قرار دیتے ہیں (شاید امام کی ذوالفقار کے ڈر سے؟ واللہ اعلم!)

شیعہ مومنین ہر حال میں امام معصوم صلوٰۃ اللہ علیہ سے احکام لینا لازم قرار دیتے ہیں خواہ احکامات براہ راست ملیں یا بالواسطہ ملیں۔ مطلقاً قول معصوم صلوٰۃ اللہ علیہ ہو (غیر معصوم مجتہد کا فتویٰ باطل قرار دیتے ہیں)

(روضات الجنات' ص 35)

6.2 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''تمام انسانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ہماری معرفت حاصل کریں اور تمام معاملات میں ہماری طرف رجوع کریں اور پھر ہمارے فیصلے کو دل و جان سے تسلیم کریں۔ پھر فرمایا اور اگر وہ روزے بھی رکھیں نمازیں بھی پڑھیں اور توحید کی گواہی بھی دیں مگر دل میں ہماری طرف رجوع نہ کرنے کی ٹھان لیں تو اس بنا پر وہ مشرک شمار ہوں گے۔''

(اصول الکافی ج 2' ص 222)

ذرا دھیان رکھنا! فروعِ دین کا دامن تو بڑی مضبوطی سے تھام لیا ہے مگر اب ہوشیار کہ امام صلواۃ اللہ کی بجائے مرجع کسی اور کو نہ بنا لینا۔

6.3 شیعہ مومنین کا عقیدہ قول امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ کے مطابق یہ ہے:

''جو خوش ہونا چاہے کہ اس کا ایمان کلی طور پر کامل ہے تو وہ کہے (قول و عمل سے) تمام تر معاملات میں میرا قول وہی ہے جو آل محمد صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین کا قول ہے خواہ وہ مجھے معلوم ہو یا مجھ سے پوشیدہ ہو خواہ وہ مجھ تک پہنچا ہو یا نہ پہنچا ہو۔''

(اصول الکافی ج 1' ص 245)

6.4 ''اے ایمان والو صبر کرو اور ثابت قدم رہو اور رابطہ رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم فلاح پا جاؤ۔'' (ال عمران 200)

اس آیت میں واضح طور پر تقویٰ' صبر اور ثابت قدمی کے ساتھ زمانے کے امام صلوٰۃ اللہ علیہ سے رابطہ رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ امام زمانہ صلوٰۃ اللہ علیہ سے رابطہ رکھنے کے لیے کسی غیر معصوم ملاں کو وسیلہ بنانے کا ذکر نہیں ہے۔ اگر شیطان دشمن ولایت کو بغیر کسی وسیلے کے گمراہی میں قید رکھ سکتا ہے تو امام صلوٰۃ اللہ علیہ کے لیے ہم سے رابطے میں کیا دشواری ہے۔

کچھ سادہ مومنین کو گمراہ کیا جاتا ہے کہ امام صلوٰۃ اللہ علیہ سے رابطہ صرف (آیت اللہ) مجتہد صاحب کر سکتے ہیں ہم گناہ گاروں کی کیا مجال۔ خبردار پھر نماز بھی چھوڑ دو تم اللہ کے حضور کیسے حاضر ہو سکتے ہو حقیقت یہ ہے کہ جتنا گناہ گار زیادہ ہے اسے اتنا ہی زیادہ امام صلوٰۃ اللہ علیہ سے رابطہ کرنا چاہیے تاکہ اس کی اصلاح ہو جائے۔

6.5 اصولی حضرات قرآن سے اجتہاد و تقلید کا ثبوت پیش کرتے ہیں:

''مومنین کے لیے ممکن نہیں کہ سب کے سب نکل کھڑے ہوں۔ پس ہر آبادی سے چند لوگ دین کو سمجھنے کے لیے نکلیں تاکہ جب وہ اپنی قوم کی طرف واپس جائیں تو انہیں خبردار کریں تاکہ وہ اللہ سے ڈریں۔''

(التوبہ 122)' (اجتہاد و تقلید پر اعتراضات کا تجزیہ' ص 14)

کلام اللہ حق ہے دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرنا الگ ہے اجتہاد کا درجہ حاصل کرنا الگ بات ہے۔ آیت میں تو اجتہاد کا ذکر نہیں ہے۔ دین میں سمجھ بوجھ قرآن و سنت سے ملتی ہے اور اجتہاد کی ڈگری علم الاصول و فقہ و

فلسفہ وغیرہ سے ملتی ہے سب کو معلوم ہے کہ یہ خود ساختہ علوم اس وقت مسجد نبوی میں نہیں پڑھائے جاتے تھے پھر اجتہاد کا ثبوت قرآن میں کہاں سے مل گیا۔

آیت میں تو واپس اپنے شہر اور علاقے میں آنے کا ذکر ہے یہ کہاں لکھا ہے کہ سب مجتہدین قم میں اکٹھے ہو کر وظیفے کے اوپر بیٹھ جاؤ۔ اگر دین سے ذرا برابر بھی محبت ہے تو دنیا میں پھیل جاؤ۔ مگر ضرور یہ اللہ کی مصلحت ہے کہ ان کو ایک ہی جگہ اکٹھا رکھا ہوا ہے۔

آیت کا تو واضح مطلب ہے کہ باری باری لوگ جائیں اور پھر واپس آ کر اپنے علاقے میں تبلیغ دین کریں۔

اگر اس آیت کا مطلب مجتہد بننا ہی ہے تو کیا انڈیا پاکستان کے مومنین علماء کے دماغ میں بھوسہ بھرا ہوا ہے کہ مجتہد نا پید ہیں او رایرانی قوم کے پورے جسم میں دماغ بھرا ہوا ہے کہ سینکڑوں کے حساب سے مجتہد بن رہے ہیں۔ سب کو معلوم ہے کہ کچھ عرصہ ہی پہلے ایران میں تحریک چلی تھی مدارس اور حوزوں میں کہ اجتہاد کو ایران سے باہر نہیں جانے دیں گے۔ یعنی تمام مجتہد جو عاقل انسان ہیں ایران کے اور باقی ساری دنیا کے مومنین حیوانوں کی طرح مقلدین ہوں گے! حالانکہ اللہ نے انسان کو احسن تقویم پر پیدا کیا ہے اور امام صلوٰۃ اللہ علیہ ہمیں محدث دیکھنا چاہتے ہیں۔

6.6 (آیت اللہ) باقر الصدر کتاب میں محقق بہبھانی کی کتاب کا اقتباس

پیش کرتے ہیں۔ اس محقق نے علم الاصول پر الفوائد الحائر یہ لکھی تھی۔ بیان ہے کہ آئمہ صلوٰۃ اللہ علیہ کے فوت (نعوذ باللہ) ہونے کے بعد فقہ کی خصوصیات اور ثبوت مدھم پڑتے پڑتے معدوم ہو گئے جیسے پہلی امتوں اور ان کی شریعتوں کے ساتھ ہوا۔ پھر شیعوں کی مخالفت کے باوجود اصولی حضرات نے اجتہاد کر کے اللہ کے دین کو بچا لیا۔ پھر صدر صاحب لکھتے ہیں کہ ابتدائی دور ابن عقیل اور ابن جنید کا تھا دوسرا دور علم کا تھا جو شیخ طوسی کا تھا پھر تیسرا دور علم کی تکمیل کا شروع ہوا جس میں استاد واحد بہبہانی تھے۔ تیسرے دور میں علماء کی تین نسلوں نے کام کیا۔''

(علم الاصول' باقر الصدر' ص 113-115)

کیا کوئی عقل مند سمجھتا ہے کہ اس بیان پر تبصرے کی ضرورت ہے!
یعنی ان کی نظر میں آئمہ صلوٰۃ اللہ علیہ فوت ہو چکے ہیں اور امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ کے بارے میں کیا اجتہاد ہے مجھے معلوم نہیں۔ پھر اللہ قادر مطلق نے اپنی شریعت بچانے کا کوئی انتظام نہ کیا (نعوذ باللہ) جیسے پہلی امتوں کے ساتھ ہوا۔ شاید ملاں کو یہ پتہ نہیں کہ پہلی امتیں اس لیے ہلاک ہوئیں کہ انہوں نے فروع دین کو تو لے لیا اور اس کے متعلق کتابیں بھی وضع کر والیں (یعنی توضیح المسائل) مگر ذکر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآلِ محمد صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کو اور اصل کتاب کو چھوڑ دیا۔

7۔فتویٰ دینے کا مجاز کون ہے

اصولی حضرات تمام معاملات میں مجتہد کے علاوہ کسی کو فتویٰ دینے کا مجاز قرار نہیں دیتے۔

شیعہ مومنین اس شخص سے فیصلہ کرا سکتے ہیں جو معصوم صلوٰۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق حکم دے اور معصومین صلواۃ اللہ علیہم اجمعین کے احکامات کی اگاہی رکھتا ہو۔

(روضات الجنات' ص 35)

یعنی شیعہ مومنین مسائل کے حل کے لیے ان صاحبان عرفان سے رجوع کرتے ہیں جو معرفت ولایت رکھتے ہوں اور محدث (احادیث کے راوی) ہوں۔ اس کے لیے ٹھیکیداری کی سند لازم نہیں اور نہ دوسرے ملک خط لکھوا کر فتویٰ منگوانے کی ضرورت ہے شیعہ فقیہہ وہ ہوتا ہے جو قرآن سے فضائل محمدؐ و آل محمدؐ بیان کرے' احادیث معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کا راوی ہو۔ مولا صلوٰۃ اللہ علیہ کے امر کا مطیع ہو یعنی اپنا اجتہاد نہ کرتا ہو۔ قرآن کی تفسیر بھی معصوم صلوٰۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق کرتا ہو۔ مجتہد وہ ہوتا ہے جو علم الاصول' علم الکلام' علم فقۂ علم حدیث' علم فلسفہ پڑھے اور درس خارج کے بعد اس قابل ہو جائے کہ فضائل کا رد کر سکے عزاداری کے خلاف فتوے دے سکے۔ احادیث کے قبول و رد کا ملکہ دکھا سکے۔

8۔ عالم مطلق

8.1 اصولی حضرات کے مطابق ایک مجتہد مطلق (جامع الشرائط) اپنے ملکہ کی بنا پر دین کے تمام تر احکام کا عالم ہوتا ہے۔ جبکہ شیعہ مومنین کا ایمان ہے کہ کوئی بھی شخص کلی طور پر عالم نہیں ہو سکتا سوائے امام معصوم صلوٰۃ اللہ علیہ کے (یعنی عالم مطلق وہ ہوتا ہے جس میں ذرا برابر بھی جہل نہ پایا جاتا ہو اور اللہ کے علوم کا خزانہ صرف معصومین صلواۃ اللہ علیہم اجمعین ہیں)۔

(روضات الجنات' ص 36)

8.2 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ تمام انسانوں کو تین قسموں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے عالم اور طالبعلم اور غثا۔ پس ہم علماء ہیں۔ ہمارے شیعہ طالب علم ہیں اور باقی انسان (یعنی باقی ماندہ ہیں)

(اصول الکافی ج 1' ص 18)

اب سمجھ میں آئی کہ مجتہد حدیثوں سے خار کیوں کھاتا ہے کیونکہ پول کھل جاتا ہے خود آئمہ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی جگہ عالم مطلق کہلوانا چاہتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ معصومین صلواۃ اللہ علیہم اجمعین عالم ہیں اور باقی تمام تر مخلوقات ان کی طالب علم ہیں اور جو ان کا طالب علم نہیں بننا چاہتا وہ غثاء ہے۔ چاہے مجتہد ہی کیوں نہ ہو۔ ولا یئودی حقہُ المجتہدون۔

9۔ معرفتِ معصومؑ یا علم اصول

9.1 اصولی حضرات کے مطابق درجۂ اجتہاد (استنباط) کے لیے کئی ایک علوم جن میں علم اصول فقہ سب سے اہم ہے کا جاننا ضروری ہے۔

شیعہ مومنین کے مطابق وہ شخص فیصلہ اخذ کرسکتا ہے جو آئمہ اہل بیت عصمت و طہارت صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی اصطلاحات کی معرفت رکھتا ہو اور کلام معصوم صلوٰۃ اللہ علیہ کے انداز کی معرفت رکھتا ہو کہ اگر احادیث میں ظاہراً معارضہ نظر آ رہا ہو تو وہ حقیقت میں فرق نہیں ہوتا اور وہ علم اصول کو حاصل کرنا یا اس کا استعمال جائز نہیں سمجھتے کیونکہ وہ کتب عامہ سے لیا گیا ہے۔

(روضات الجنات، ص 36)

9.2 قرآن و حدیث معیار او رکسوٹی ہیں مگر اصولی حضرات نے اسے بدل دیا کہ قرآن و سنت بھی علم اصول، علم فقہ اور علم حدیث کے تحت پرکھے جانے چاہییں۔

اصول فقہ کوئی نئی چیز نہیں تھی یعنی بعض محققین کے مطابق یہ یہود و نصاریٰ میں بھی مستعمل تھا یعنی اسی علم کی بنیاد پر ان کے علماء نے عوام کے لیے کتابیں وضع کیں اور عوام کو اصل آسمانی کتب سے دور کیا تاکہ ذکر محمدؐ و آل محمدؐ بھول جائیں۔

بہر حال مسلمانوں میں سب سے پہلے اصول فقہ مرتب کرنے کا سہرا اہل سنت کے امام شافعی کے سر ہے اور علم اصول و فقہ میں الفاظ کی بحث ہوتی یعنی قرآن و حدیث کے الفاظ کو وقتی مصلحتوں کے تحت کس طرح ڈھالا جا سکتا ہے۔

پھر چوتھی صدی میں غیبت کبریٰ کے بعد شیعہ مجتہدین نے ان علوم اصول وفقہ کو اپنے دروس میں شامل کر لیا۔ آہستہ آہستہ شیعہ علماء کے احتجاج پر ان علوم کو لفظوں کا ھیر پھیر کر کے ڈبنگ کر کے شیعہ لبادہ پہنا کر اپنی کتابیں شائع کر دیں۔

ابوحذیفہ واصل بن عطا معتزلی نے کہا تھا کہ حق چار وجوہ سے پہچانا جاتا ہے کتاب ناطق، متفق علیہ حدیث، دلیل عقلی اور اجماع۔

9.3 ''اے ایمان والو! جن لوگوں نے تمہارے دین کو مذاق اور کھیل بنا لیا ہے انہیں اپنا ولی نہ بناؤ جو ان لوگوں میں سے ہیں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے اور کفار۔ اور اللہ سے ڈرو اگر تم مومن ہو اور جب تم نماز کے لیے ندا (اذان) دیتے ہوئے تو یہ اسے مذاق اور کھیل بنا لیتے ہیں یہ اس لیے کہ یہ قوم عقل نہیں رکھتی۔''

(المائدہ 57-58)

جو دین کا مذاق اڑائیں اللہ تعالیٰ ان کو یہود و نصاریٰ و کفار قرار دیتا ہے جو اذان کا مذاق بھی اڑاتے ہیں ان کو اپنا ولی و سرپرست بنانے سے منع

کیا ہے! کیا یہ مذاق نہیں ہے کہ مؤذن جب ''اشھد ان علی ولی اللہ'' کی ندا دیتا ہے تو کہا جائے کہ یہ تو اذان کا جزو نہیں ہے بلکہ یہ تو اب مؤذن کی عادت (شعار) ہو گئی ہے۔

سب جانتے ہیں کہ صلواۃ' فلاح اور خیر العمل کا مطلب ولایت علیؑ ہے کیا یہ مذاق نہیں ہے کہ اذان میں دو دفعہ ولایت کی شہادت کے بعد چھ دفعہ مومنین کو ولایت کی طرف بلایا جائے تو کہا جائے چھوڑو اس کو۔ اس سے ہماری نماز باطل ہو جائے گی۔

ستم بالائے ستم' علم اصول و فقہ کے بعد فلسفہ کو دین میں شامل کر لیا گیا جو یونانی علم تھا۔ تا کہ لفظوں کی ھیر پھیر اور ان سے کھیلنے کا گر آ جائے باقر الصدر اپنی کتاب میں اس کی مثالیں پیش کرتے ہیں: مثلاً

1۔ ان فقرات میں کیا فرق ہے ''جولیس سیزر مر گیا'' اور ''جولیس سیزر کی موت۔'' (علم الاصول' ص 125)

2۔ آگ اور حرارت کے درمیان ایک لازمی رشتہ ہے یہ ''لازمی رشتہ'' آگ اور حرارت کے علاوہ بذات خود موجود ہے یا اس کا وجود نہیں ہے۔ اگر اس کا وجود ہے تو کہاں ہے اور اگر اس کا وجود نہیں ہے تو ہم اس کے متعلق گفتگو کیسے کر سکتے ہیں۔

(علم الاصول' ص 126)

3۔ ایک ملاں پانی کے حوض کے کنارے طالب علموں کو فلسفہ کی تعلیم

دے رہا تھا۔ ایک مومن نے پوچھا کہ کیا تعلیم فرما رہے ہو تو ملاں نے کہا فلسفہ جو تمہاری سمجھ میں نہیں آ سکتا۔ مومن نے اسرار کیا کہ بتاؤ تو اس نے فلسفہ سے حوض کو خشک ثابت کر دیا۔ اس پر مومن نے ملاں کی کتابیں حوض میں پھینک دیں تو ملاں واویلا کرنے لگا کہ میری تمام زندگی کی محنت اکارت کر دی کتابیں پانی میں پھینک کر۔ مومن نے کہا تو نے تو خود ثابت کیا ہے حوض خشک ہے ملاں نے کہا وہ تو زبانی کلامی تھا۔ اس پر مومن نے کہا گھبراؤ نہیں اور پانی میں ہاتھ ڈال کر اس کو خشک کتابیں برآمد کر دیں پھر ملاں صاحب مومن کے پیچھے بھاگنے لگے کہ مجھے بتاؤ یہ تمہارے پاس کونسا علم ہے وہ مومنِ علی ابن ابی طالب صلوٰۃ اللہ علیہ شاہ شمس تبریزؒ اور ملاں رومی تھا۔

4۔ فلسفے کی آخری مثال ہم غاصب شام کی دیتے ہیں۔ جب عمار یاسرؓ شہید ہوئے تو لوگوں میں شور مچ گیا کہ عمارؓ کے قاتل تو حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق دین سے باغی گروہ ہے۔ غاصبِ شام نے فلسفہ سے اس کا رد کیا کہ گھبراؤ نہیں اگر علی صلوٰۃ اللہ علیہ عمارِ یاسرؓ کو میدان جنگ میں نہ لے کر آتے تو وہ شہید نہ ہوتے لہٰذا اس قتل کی ذمہ داری ہم پر نہیں بلکہ علی صلوٰۃ اللہ علیہ پر ہے۔ اگر معاویہ درایتِ حدیث کا علم رکھتا ہوتا تو ایک اور دلیل دے کر حدیث کو بھی ناقابلِ قبول قرار دے دیتا۔

9.4 ان علوم کے بارے میں کچھ اقتباسات ملاحظہ فرمائیں:

"عملِ اجتہاد کے لیے علمِ اصول اور علمِ فقہ لازمی ہیں جن کے بغیر

گزارہ نہیں۔"

(علم الاصول، ص 24)

علم اصول پڑھے بغیر کسی کو حق نہیں کہ اجتہاد کی کوشش بھی کرے۔

(علم الاصول، ص 32)

شیخ طوسی کتاب العدہ میں لکھتے ہیں کہ یہ ضروری ہے کہ علم کی اس شاخ (علم اصول و فقہ) کی سب سے زیادہ اہمیت بنائی جائے کیونکہ تمام شریعت کی بنیاد اس پر ہے اور اس علم کی مہارت حاصل کیئے بغیر علم کا کوئی بھی پہلو نامکمل رہے گا اور جو کوئی بھی علم فقہ کے اصولوں کی مہارت حاصل نہیں کرتا وہ داستان گو اور جاہل تو ہوسکتا ہے عالم نہیں ہوسکتا۔

(علم الاصول، ص 75)

شیخ طوسی صاحب کے بیان سے معلوم ہوا کہ (نعوذ باللہ) اللہ نے دین کی عمارت بغیر بنیاد کے تعمیر کر دی۔ مجتہدوں نے مل کر بڑے مجاھدے سے اتنی بھاری شریعت کی عمارت کو اٹھا کر نیچے علم اصول و فقہ وغیرہ کی بنیاد تعمیر کر دی اور محدثین جو علم اصول کے مخالف تھے اور اقوال معصومین صلواۃ اللہ علیھم اجمعین جمع کرتے رہے وہ کم عقل سادہ فہم اور داستان گو ہیں۔ یعنی (نعوذ باللہ) اساطیر الاولین بیان کرتے ہیں۔ منکرین کا ایسا ہی قول قرآن کے بارے میں موجود ہے۔

یہ من گھڑت علوم غیبت کبریٰ کے بعد شیعت میں ٹھونسے گئے اور

اصحاب معصومین صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین نے ان علوم کی مخالفت میں زندگیاں گزار دیں کیونکہ یہ علوم عامہ کے تھے پھر ان اصحاب رضوان اللہ علیھم اجمعین کے بارے میں کیا خیال ہے! جو ان علوم کی مخالفت کرتے رہے اور اقوال معصومین صلواۃ اللہ علیھم اجمعین جمع کرتے رہے۔ کیونکہ جب واضح احکام اقوال معصومین صلواۃ اللہ علیھم اجمعین میں موجود ہیں تو علم اصول کی کیا ضرورت ہے۔

باقر الصدر صاحب لکھتے ہیں کہ علم اصول پہلے سنی فقہ فہمی کے دائرہ کار میں آیا اور بہت چرچا پایا اور بعد میں شیعہ فقہ فہمی میں داخل ہوا۔ یہ علم سنی فقہ میں پروان چڑھا۔ دوسری صدی ہجری کے آخر میں شافعی اور شیبانی نے اسے مرتب کیا۔ غیبت صغریٰ تک شیعہ فقہ میں اس پر کوئی کام تاریخ میں نہیں ملتا۔ شیعوں کو اس کی ضرورت بعد میں پڑی۔ کیونکہ سنیوں کا احکام شریعت کا سلسلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بند ہو گیا اور شیعوں کا یہ سلسلہ امام زمانہ صلوٰۃ اللہ علیہ تک جاری رہا۔ اس کے بعد ابن عقیل اور ابن جنید جیسے نمایاں پہل کرنے والوں نے اپنے آپ کو اس میدان کا قائد منوا لیا چوتھی صدی میں۔

(علم الاصول، ص 72-71)

10۔ انتخابِ حدیث

11.1 اصولی حضرات کو اگر دو حدیثوں میں معارضہ نظر آئے تو وہ اجتہادی ظن سے ایک کو اختیار کر لیتے ہیں۔

شیعہ مومنین ان میں سے معصوم صلوٰۃ اللہ علیہ کی واضح حدیث کو ترجیح دیتے ہیں اور دوسری کو بھی رد نہیں کرتے۔

(روضات الجنات، ص 36)

امام محمد باقر صلوٰۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''اللہ کی قسم مجھے اپنے صحابہ میں وہ شخص سب سے زیادہ محبوب ہے جو ان میں سے سب سے زیادہ متقی ہو سب سے زیادہ دانا ہو اور ہماری احادیث کا سب سے زیادہ راز دان ونگہبان ہو اور سب سے زیادہ برا حال اس کا جو کوئی ایسی حدیث سنے جو ہم سے روایت اور منسوب ہو اور اس کی مرضی کے مطابق نہ ہو تو اس حدیث سے نفرت کا اظہار کرے اور اس کا انکار کرے اور جو کوئی اس حدیث پر عمل کرے اسے کافر قرار دے حالانکہ وہ جانتا ہی نہیں کہ وہ حدیث ہم نے بیان کی ہے اور ہماری سند اس کو حاصل ہے لہٰذا وہ اس کرتوت کی وجہ سے ہماری ولایت سے خارج ہے۔''

(اصول الکافی ج 2، ص 137)

11۔ محکم آیات وصریح احادیث

اصولی حضرات قرآن و سنت کے ظاہری الفاظ جن کے متعلق ظنی دلیل مل جائے پر عمل کرنا صحیح جانتے ہیں اور عمومی پہلو اور فائدہ نظر آئے تو حکم ظنی دیتے ہیں۔ اگر ان کو ایسا حکم مل جائے جس کی ضد بھی ہو تو اس کے متعلق احکام جاری کر سکتے ہیں۔ ان کے مطابق امام صلوٰۃ اللہ علیہ اصول دیتے ہیں اور مجتہد ان سے فروعات (شاخیں' تفصیلات) بنا سکتے ہیں۔

شیعہ مومنین عمل نہیں کرتے جب تک ان کو قطعی دلیل نہ مل جائے جو محکم آیات اور صریح احادیث ہیں جن میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہوتا۔

(روضات الجنات' ص 36)

11.2 اصولی حضرات قرآن کے ظاہری الفاظ سے احکام اخذ کرنے کو جائز قرار دیتے ہیں اگر واضح حدیث پر ترجیح بھی دینا پڑے۔

شیعہ مومنین قرآن سے قول معصوم صلوٰۃ اللہ علیہ کی مطابقت کے ساتھ احکام اخذ کرتے ہیں۔

(روضات الجنات' ص 36)

11.3 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلام: انی تارك فيكم الثقلين كتاب الله وعلیؑ ابن ابی طالبؑ و ان علیؑ هو افضل لكم من كتاب الله لانه يترجم لكم كتاب الله.

(ارشاد القلوب ج' 2' ص 378)

''بیشک میں تم میں دو وزنی چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں کتاب اللہ اور علیؑ ابن ابی طالبؑ اور بیشک علی صلوٰۃ اللہ علیہ کتاب اللہ سے افضل ہیں کیونکہ وہ تمہارے لیے کتاب اللہ کا ترجمہ کرتے ہیں۔''

اس حدیث سے واضح ہے کہ علی صلوٰۃ اللہ علیہ (قرآن ناطق) کتاب اللہ (قرآن صامت) سے افضل ہیں اور یہ حدیث بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عربی زبان بولنے والوں کے سامنے بیان کی کہ تم کو اختیار نہیں کہ قرآن کا ترجمہ ہی کرسکو ظاہری الفاظ کے مطابق یہ حق صرف معصومین صلواۃ اللہ علیہم اجمعین جو معلم قرآن ہیں کو ہے کہ تمہیں آیات کا ترجمہ منشاء الٰہی کے مطابق بتائیں۔ یہ تو بات ترجمے کی تھی تفسیر قرآن تو اس سے اگلی منزل ہے پھر کسی ملاں کو تفسیر بالرائے کرنے کا کیا حق ہے تفسیر بھی وہی ہو گی جو مشیت اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ چاہے۔

اگر کوئی ملاں قرآن کے ظاہری الفاظ سے قول معصوم صلوٰۃ اللہ علیہ کے بغیر احکام اخذ کرنا چاہے تو پھر مشکل بن جائے گی۔ مثلاً ان آیات کا ظاہری حکم کیا ہو گا:

''واللہ خیر المکرین''۔ ''قد خسر الذین کذبوا بلقاء اللّٰہ وما کانو امھتدین' یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود''۔ ''کل شیءٍ ھالک الا وجھہ۔''

صفین میں بھی ایسے مسلمانوں نے غاصب شام کے قرآنوں کے ظاہر پر یقین کر لیا اور معلم قرآن صلوٰۃ اللہ علیہ کو مجبور کر دیا۔

12۔ تقلیدا لمیت

12.1 مجتہدین کی غالب اکثریت مرجانے والے مجتہد کی تقلید جائز قرار نہیں دیتی۔ شیعہ مومنین کہتے ہیں کہ تقلید میت کے انکار کا واضح مطلب ہے کہ مرنے والے کے احکامات ظن و قیاس پر مبنی تھے جو اس کے ساتھ ہی مر گئے۔ اگر احکامات حق (قرآن و سنت کے مطابق) ہوں تو ان میں کسی مجتہد کے مرنے یا جینے سے فرق نہیں آ سکتا۔ اہلسنت نے اپنے چار مجتہدوں کے ظنی اور قیاسی احکامات کو ان کی وفات بعد جاری رکھا۔ شیعہ مجتہدین نے ان کی پہلی بات (ظن و قیاس پر عمل) کو تو مان لیا مگر دوسری (تقلید میت) پر عمل نہ کیا۔

شریعت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلال و حرام قیامت تک برقرار رہے گا۔

(روضات الجنات، ص 36)

ظاہری سی بات ہے کہ اگر لوگ مردہ مجتہد کو مانتے رہیں تو زندہ مجتہد صاحب کے فتووں کی دکان کیسے چلے گی۔

12.2 لفظ ''تقلید'' مصدر تفعیل ''قلادہ'' سے نکلا ہے۔ لغت میں اس کے

معنیٰ گردن میں پٹہ ڈالنا ہے جیسا کہ کسی جانور کی گردن میں پٹہ ڈالا جاتا ہے تاکہ وہ حرکت اپنی مرضی سے نہ کر سکے چونکہ جاہل عوام خود پٹہ ڈالتی ہے تاکہ تقلید کے منافی حرکت نہ کرے عرف عام میں تقلید کا مطلب ہے کہ مجتہد کے قول کو قبول کرنا اور بلا دلیل مانگے اس پر اللہ کا حکم سمجھ کر عمل کرنا (اور اپنے اعمال کا ذمہ دار مجتہد کو قرار دینا) کیونکہ ان پڑھ عوام بے چاری نادان ہوتی ہے اس لیے اس کو احکام شریعت فروع دین بلا استدلال مجتہد سے لینے پڑیں گے اور عین اللہ کا حکم سمجھ کر عمل کرنا ہو گا۔

(اسلام اور علماء اسلام ص 131)

اسی کتاب کے ص 142 پر عوام (مقلدین) کو جانور اور حشرات الارض کہا گیا ہے اب ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ مقلدین حضرات کو ان کے مجتہدین کی طرف سے کی گئی تعریف اور القابات مبارک ہوں۔ دوسری طرف مقلدین یہ بھی یاد رکھیں ان کے مجتہدین خود کو مثل امام قرار دیتے ہیں اور اپنے لیے القابات معصوم جائز قرار دیتے ہیں۔ (نعوذ باللہ)

حالانکہ اللہ تعالیٰ انسانوں کے بارے میں فرماتا ہے "لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم" اور "ولقد کرمنا بنی آدم" اور معصوم صلوٰۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر مومن محدث ہونا چاہیے۔

لا اکراہ فی الدین۔ اب چاہے ملاں کی مان لو یا مولا کی مان لو۔

13۔ خطائے اجتہادی پر ثواب

اصولی حضرات کا نظریہ ہے کہ مجتہد غلطی کرنے پر بھی اجر و ثواب پاتا ہے۔

شیعہ مومنین کے مطابق اگر صحیح حدیث کے بغیر کسی بھی چیز کے متعلق حکم جاری کیا تو گناہ گار ہے۔

(روضات الجنات، ص 36)

اگر مجتہد حکم دینے میں صحیح اجتہاد کرے تو اس کے لیے دو اجر ہیں اور اگر اس نے اجتہاد میں غلطی کی تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔ (روایت بغیر حوالہ)

(اجتہاد و تقلید پر اعتراضات کا تجزیہ ص 51)

اس صفحہ پر مزید وضاحت کی گئی ہے کہ واقعی مجتہد مقلدوں کے اعمال کا ذمہ دار ہوتا ہے اور اعمال کی ذمہ داری کی مہر ہر توضیح المسائل کے ابتدائی صفحات پر بھی ہوتی ہے "عمل باین رسالہ شریفہ مجزی و مبرئ ذمہ است انشاء اللہ تعالی۔ مہر و دستخط مجتہد" اور مقلدین بھی بلادلیل مانگے گلے میں تقلید کا پٹہ ڈالے اپنے اعمال کی قید میں چکر لگاتے رہتے ہیں۔ اسی لیے آخرت میں سورۃ بقرہ کی آیت نمبر 166-167 اور سورۃ ابراھیم کی آیت 21 تلاوت فرمائیں گے۔

خطائے اجتہادی کی مذمت میں امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ کا قول اختلاف نمبر 1 کے تحت دوبارہ مطالعہ فرمالیں۔

14۔قرآن و حدیث کا انکار

14.1 اصولی حضرات یہ جائز نہیں سمجھتے کہ قرآن اور احادیث سے عقاید اخذ کیے جائیں مگر فروعی احکام اخذ کیے جاسکتے ہیں۔

شیعہ مومنین اس کے برعکس (قرآن و حدیث سے عقاید اخذ کرنے کو جائز سمجھتے ہیں اور حدیثوں کی مختلف قسمیں بنانے کو جائز نہیں سمجھتے)۔

(روضات الجنات' ص 36)

14.2 " اور (قرآن میں) ہر چیز کی تفصیل ہے اور ایمان دار قوم کے لیے ہدایت و رحمت ہے۔"

(سورۃ یوسف 111)

" اور ہم نے تم پر ہر چیز کا بیان کرنے والی کتاب نازل کی اور مسلمانوں کے لیے ہدایت و رحمت و بشارت ہے۔"

(سورۃ النحل 89)

" اور نہ کوئی ترا ورنہ کوئی خشک مگر سب کھلی کتاب میں موجود ہے۔"

(سورۃ الانعام 59)

"........ ہم نے کتاب میں کسی قسم کی کمی نہیں چھوڑی پھر یہ سب

اپنے رب کی طرف اکٹھے کیے جائیں گے۔

(سورۃ الانعام 38)

کلام حق کا لاریب دعویٰ ہمارے سامنے ہے اب مجھے نہیں معلوم کہ وہ کونسا دلوں میں چھپا ہوا عقیدہ ہے جو قرآن کے مطابق نہیں ہے۔

14.3 علامہ حلی کتاب مبادی الوصول میں مجتہد بننے کی شرائط پر لکھتے ہیں کہ اسے یہ معلوم ہو کہ آیات یا احادیث میں تعارض پر کس طرح ترجیح قائم کی جاتی ہے اور دلائل کو کس طرح مرتب کیا جاتا ہے یہ سب قرآن کی معرفت سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ سارے قرآن کی ضرورت نہیں بلکہ صرف ان پانچ سو آیات کی معلومات ضروری ہے جو احکام سے متعلق ہیں اور احادیث کا بھی حافظ ہونے کی ضرورت نہیں بلکہ ان ہی مذکورہ آیات سے متعلق حدیثوں کا علم کافی ہے ایسا انتظام ہونا چاہیے کہ متعلقہ آیت یا حدیث ضرورت پڑنے پر سامنے لائی جاسکے اس کے بعد اجماع کا علم بھی ہونا چاہیے تا کہ وہ اجماعی فیصلوں کے خلاف فتویٰ نہ دے دے۔"

(اسلام اور علماء اسلام' ص 249)

اب پتہ چلا کہ اصولی حضرات حافظ قرآن کیوں نہیں بنتے کیونکہ ان کا عقیدہ قرآن پر بن نہیں سکتا نہ حدیث پر بلکہ قوانین شریعت کے لیے صرف 500 آیات ان کو ضرورت ہے تو کیا باقی 6166 آیات نعوذ باللہ اساطیر الاولین ہیں اور مجتہد کو دوسرے مجتہدوں کے ساتھ ساری ملی بھگت (اجماع) کا

بھی پتہ ہونا چاہیے تاکہ خالص مفاد پر منفی اثر نہ پڑے۔

14.4 ''وہ وہی ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی جس محکم آیات ہیں جو کتاب کی بنیاد ہیں اور دوسری ان (محکم آیات) کی مانند آیات ہیں۔ پس جن کے دل میں ٹیڑھاپن ہے وہ اس (ٹیڑھ) کے مطابق فتنہ تلاش کرتے ہیں اور اسی کے مطابق مفہوم تلاش کرتے ہیں اور ان کی اصل حقیقت کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے اور راسخون فی العلم کے وہ کہتے ہیں کہ ہم ان (تمام آیات محکم و متشابہات) پر ایمان رکھتے ہیں سب کی سب ہمارے رب کے پاس سے ہیں اور کوئی ان (تمام آیات) سے فیضیات نہیں ہوسکتا سوائے صاحب عقل و بصیرت کے۔''

(آل عمران 7)

مسلمانوں نے متشابہات کا مطلب مشتبہ یعنی غیر واضح اشتباہ پیدا کرنے والی کر دیا۔ حالانکہ اس کا مطلب محکم آیات کی مانند ملتی جلتی یا مشابہ ہے اور مسلمانوں نے کہا کہ محکم آیات صرف **400** یا **500** ہیں۔ اب دوبارہ آیات کا مطالعہ فرمائیں تو معلوم ہو جائے گا کہ یہ معنی میں تحریف کیوں کی گئی تاکہ اپنی مرضی کے مطابق مطالب کو موڑ لیا جائے اسی لیے اصولی حضرات نے کہا کہ قرآن پر عقاید کو اخذ نہیں کیا جاسکتا اور قول معصومین صلواۃ اللہ علیہم اجمعین ہے کہ تمام تر آیات اللہ کی طرف سے ہیں اور تمام قرآنی آیات سے فیضیات بھی وہی ہو گا جو قرآنی آیات کی تاویل و تفسیر راسخون فی العلم صلواۃ

اللہ علیہم اجمعین سے لے گا اور وہی لوگ صاحب بصیرت و عقل ہیں۔ تو ثابت ہوا کہ جو صرف 500 آیات لے وہ ہرگز اولوالالباب میں سے نہیں۔

متشابہ کے معنی کو واضح کرنے کے لیے دوسری جگہ فرمان الٰہی ہے:

''اللہ ج نے بہترین کلام نازل کیا باہم متشابہ (آیات ایک دوسری کی مانند) اور دوہری (مضامین دہرائے گئے) کتاب کی صورت میں۔''

(الزمر 23)

''الرٰ'' کتاب جس کی آیات محکم ہیں اور حکیم و خبیر کی طرف سے مفصل بیان کی گئی ہیں۔''

(ھود 1)

سورۃ زمر میں ارشاد ہے کہ سب آیات ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں اور بار بار بیان کی گئی ہیں اور سورۃ ھود میں ارشاد ہے کہ تمام آیات محکم ہیں تو ثابت ہو گیا کہ شک شبہ پیدا کرنے والی آیات قرآن کریم میں نہیں ہیں بلکہ جن کے دل ٹیڑھے ہیں وہ ایک آیت کی معنوی تحریف کرتے ہیں تو اس کے متشابہ آیت ان کا پول کھول دیتی ہے۔

قرآنی آیات کو مختلف قسم کی آیات میں اپنے مفاد کی خاطر تقسیم کرنے والوں کے لیے اللہ کا فرمان ہے:

''جن لوگوں نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے (اعضا میں تقسیم) کر دیا پس تیرے رب کی قسم ہم ضرور ان سے باز پرس کریں گے۔''

(الحجر 91-92)

جو لوگ معنوی تحریف کرتے ہیں آیات کا موقع محل بدلتے ہیں اپنے ٹیڑھے دل کے مطابق اور مرضی کی آیات لیتے ہیں دوسری کو چھوڑ دیتے ہیں ان کے متعلق تفصیلی آیات ہیں:

" (کتاب اللہ) کے الفاظ کو صحیح موقع محل ہونے کے باوجود بدل دیتے ہیں کہتے ہیں کہ اگر تمہیں یہ حکم دیا جائے تو قبول کرنا اور اگر یہ نہ دیا جائے تو بچ نکلنا "

(مائدہ 41)

"اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہیں گے اے میرے رب بے شک میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ دیا تھا"

(الفرقان 30)

اب صرف 500 آیات لے کر (تاکہ مسلمانی کا لیبل لگا رہے) باقی کو مھجور بنا کر علم اصول و فقہ اپنانے والے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا جواب دیں گے۔

14.5 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی قوم اللہ کو وحدہ لاشریک مان کر عبادت کرے اور نمازیں پڑھے اور زکواۃ دے اور بیت اللہ کا حج کرے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے مگر اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بنائے ہوئے (احکام) میں سے کسی شے کے متعلق کہے کہ بہتر ہوتا کہ یہ حکم اس طرح نہیں بلکہ اس طرح ہوتا یا ایسا خیال اس کے دل میں

آئے تو بے شک وہ اس وجہ سے مشرکین میں سے ہو گیا۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: ''تیرے رب کی قسم یہ لوگ ہرگز مومن نہیں جب تک اپنے ہر معاملہ میں تمہیں حاکم نہ بنائیں اور جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیصلہ کر دیں اس کے متعلق اپنے دل میں کوئی حرج محسوس نہ کریں اور ایسا تسلیم کریں جیسا تسلیم کرنے کا حق ہے (النساء 65) پھر فرمایا تم پر تسلیم کرنا واجب ہے۔

(اصول الکافی ج 1' ص 244)

یہ واضح ہو گیا کہ ہر مسئلے کا حل قول معصومین صلواۃ اللہ علیھم اجمعین سے ہونا واجب ہے اور جو دل میں بھی زرا برابر اس کے خلاف سوچے مشرک ہو جاتا ہے پھر قرآن و احادیث کی درجہ بندی کر کے رد و قبول کے اصول بنا لے اس کا کیا حشر ہو گا۔

14.6 وارث و مترجم و مفسر قرآن مولا علی صلوٰۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

'' اس قرآن سے تم لوگ گفتگو کرو تو وہ تم سے کلام نہیں کرے گا۔ میں تمہیں اس کی طرف سے خبر دینے والا ہوں۔ بے شک اس میں جو کچھ گزر چکا ہے اس کا سارا علم ہے اور جو کچھ قیامت تک ہو گا اس کا سارا علم ہے اور جو کچھ تمہارے درمیان ہونا ہے اس کے احکام ہیں اور جو تم اختلافات کرتے ہو اس کا بیان ہے اگر تم مجھ سے سوال کرو تو میں تمہیں وہ علوم تعلیم کروں۔''

(اصول آلکافی ج 1' ص 36)

مقصّر ملاں جو صرف منہ زبانی ولایت کا قائل ہے اس کو اسی لیے قرآن و حدیث ناکافی نظر آتے ہیں کہ خود اہل ذکر ہونے کا دعویٰ کرتا ہے حالانکہ واضح حدیث ہے امام باقر صلوٰۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے قول "فسئلوا اهل الذکر ان کنتم لاتعلمون" (النحل 43) کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "الذکر" میں ہوں اور آئمہ صلواۃ اللہ علیہم اجمعین اهل الذکر ہیں۔

(اصول الکافی ج 1 ' ص 125)

15۔ فاسق یا مرحوم

15.1 اصولی حضرات اجتہادی مسائل میں اختلافات کو جائز قرار دیتے ہیں اور فروعی مسائل میں اگر مجتہد حقیقت واقعی کے خلاف بھی فتویٰ دے دے تو خطا کار نہ ہوگا (یعنی اگر حلال و حرام بدل دے تو کم از کم اکہرا ثواب ضرور ملے گا!)۔ شیعہ مومنین خلاف واقع فتویٰ دینے والے کو فاسق قرار دیتے ہیں۔

(روضات الجنات' ص 36)

15.2 باقر الصدر صاحب گول مول کر کے سنی اجتہاد کے بارے میں لکھتے ہیں (حالانکہ سب مجتہدوں کا اصول ایک ہے) کہ اختلافات فتاویٰ کیسے جنم لیتے ہیں:

"ایک مجتہد کسی چیز کی ممانعت کرتا ہے کیونکہ اس میں نقصان و ضرر کا

اندیشہ ہوتا ہے دوسرا مجتہد اس چیز کو جائز قرار دیتا ہے کیونکہ اللہ کے بندوں کو آزادی اور اختیار ہے۔ دونوں ٹھیک ہیں کیونکہ اس کے بارے میں اللہ کا کوئی واضح حکم ہوتا یعنی قرآن وسنت میں تو اختلافات نہ ہوتا۔

(علم الاصول، ص 52-51)

عابد حسین صاحب لکھتے ہیں: اسی وجہ سے فقہاء و مجتہدین کے درمیان جو اختلاف رائے ہوتا ہے اس کی بنیاد علمی اور تحقیقی ہے ...... پھر اس اختلاف کا پیدا ہونا بالکل قدرتی اور فطری ہے ...... یہ بات ذہن نشین رہے کہ مجتہدین کے درمیان فقہی اختلافات زیادہ تر روایات معصومین صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین میں اختلافات کی وجہ سے ہیں۔

(اجتہاد وتقلید پر اعتراف کا تجزیہ، ص 54)

غور فرمائیں کہ نعوذ باللہ تمام اختلافات اللہ عزوجل کے سر، فطرت الٰہی کے سر، قرآن وسنت کی کمی کے سر، اقوال معصومین صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین کے سر ...... اور سارا ثواب ہر صورت میں مجتہد کے سر۔

اللہ تعالیٰ تو ولایت علی صلوٰۃ اللہ علیہ کو تھام کر تفرقہ سے باز رہنے کا حکم دیتا ہے واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولاتفرقوا (آل عمران 103) مگر ولایت کی بصیرت کے اندھے آخرت میں بھی اندھے ہی محشور ہوں گے۔ امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ...... اور جب وہ کسی حلال کو حرام کہے اور حرام کے لیے حلال کہے اور اسی کو دین بنا لے تو وہ اس وقت

ایمان اور اسلام سے خارج ہو جائے گا اور کفر کی طرف نکل جائے گا اور اس آدمی کی طرح ہو گا جو حرم میں داخل ہو پھر کعبہ میں داخل ہو کر پاخانہ کر دے تو اس کو کعبہ اور حرم سے نکال دیا جائے گا پھر اس کی گردن مار دی جائے گی اور وہ جہنم میں جائے گا۔

(التوحید' ص 189)

امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا بیشک ایک گروہ روایت کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بیشک میری امت کا اختلاف رحمت ہے امام صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا عرض کیا گیا اگر امت کا اختلاف رحمت ہے تو ان کا اجتماع عذاب ہے؟ امام صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایسا نہیں ہے جس (معنی کی) طرف تم گئے ہو اور وہ لوگ گئے ہیں۔ فقط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے اللہ عزوجل کے قول ''تو ہر گروہ میں سے ایک جماعت اس کام کے لیے کیوں نہیں نکلتی کہ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرے اور پھر جب اپنی قوم کی طرف پلٹے تو انہیں ڈرائے تاکہ وہ اللہ سے ڈریں'' کا ارادہ فرمایا ہے۔ پس اللہ نے لوگوں کو حکم کیا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف (حصول علم کے لیے) نکلیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب مختلف علاقوں سے آئیں اور تعلیم حاصل کریں اور پھر اپنی قوم کی طرف پلٹ کر انہیں تعلیم دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اختلاف سے شہروں کا اختلاف (مختلف شہر) لیا

ہے نہ کہ اللہ کے دین میں اختلاف دین تو فقط ایک ہے۔

(معانی الاخبار۔ ج۔ 1' ص 202)

شاید مقلدین الانعام کو سمجھ آجائے کہ خطائے اجتہادی سے حلال حرام بدلا جانا اور فتووں کا اختلاف رحمت وثواب نہیں ہے۔

فتوے 180 ڈگری مختلف ہو جائیں تو ثواب بر ثواب اور اگر اصولی ملاں کو دو احادیث میں معارضہ نظر آئے تو ظن اجتہادی سے ایک کو قبول اور دوسری کو رد کر دے حالانکہ جو ظاہری معارضہ نظر آتا ہے وہ بصیرت ولایت کا فقدان اور عقل کی کمی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

اس موقع پر کتاب کے شروع میں مولا علی صلوٰۃ اللہ علیہ کا خطبہ اختلافات کی مذمت میں دوبارہ مطالعہ فرمالیں تاکہ دماغ روشن اور دل ٹھنڈا رہے۔ بعض اوقات ملاں کے منہ سے تھوڑا سا سچ بھی نکل جاتا ہے کہ اختلافات کی وجہ علماء کی احادیث سمجھنے میں کم فہمی اور ایک دوسرے عالم سے حسد کرنا بھی ہے۔

قل اعوذ۔ من شر حاسد اذاحسد۔

16۔ حدیث کا راوی

16.1 اصولی حضرات کو اگر واضح حدیث نہ ملے تو غیر معصوم سے حدیث نہیں لیتے۔ شیعہ مومنین حدیث جہاں سے بھی ملے لے لیتے ہیں خواہ راوی

اہلسنت ہو۔

(روضات الجنات' ص 36)

اگر کسی کو حاکم وقت سے بغض و حسد ہو اور حاکم اسے عام ڈاک سے کوئی حکمنامہ ارسال کرے تو وہ کہہ دے گا کہ میں آرڈنری پوسٹ قبول نہیں اگر رجسٹرڈ پوسٹ ہوتی تو ہم قبول کرتے ہم تو ویسے بھی علاقہ غیر المشہور اجتہاد میں رہتے ہیں ہمیں کسی کے احکام کی ویسے بھی ضرورت نہیں پڑتی ہم جرگہ پر یقین رکھتے ہیں۔ مگر کب تک بھاگو گے۔ جب سمن اور کنگن کے ساتھ ذوالفقار کی جھنکار سنائی دی تو پھر ٹھکانہ کہاں ہو گا۔

16.2 امام باقر یا صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تم لوگ کسی مرجئ' قدری اور خارجی کی اس حدیث کی تکذیب نہ کرو جو وہ ہم لوگوں کی طرف سے منسوب کر کے تم سے بیان کرے اس لیے کہ تمہیں کیا پتہ شاید اس میں حق کی چیز ہو (جو تم اپنی روایت سے نہیں سمجھ سکتے) اور تم اللہ عزوجل کی تکذیب کر بیٹھو۔

(علل الشرائع ج۔ 2' ص 470)

جن عظیم علماء نے احادیث کو جمع کیا ان کے بارے میں زہرافشانی دیکھیں: ایک اصولی حضرت مسائل پر تحقیق کرتا ہے اور بڑی بصیرت رکھتا ہے تاکہ ضروری احکام اخذ کر سکے اور قوانین کی شاخیں بنائے۔ اس لیے اس کا دائرہ کار تحقیق و بصیرت میں وسیع ہوتا ہے اور اس نے فقہی مسائل اور فروعات

کی وضاحت کا ٹھیکہ لے لیا اور احادیث کے متن سے آگے نکل گیا ......
اور محدثین میں اس کی قابلیت ہی نہیں ہوتی اور نہ ہی ایسی مہارت فن ان کے
پاس ہوتی ہے اس لیے وہ احادیث کے الفاظ سے چمٹے رہے ...... ۔"
(علم الاصول، ص 107)

صاف ظاہر ہے کہ اصولی حضرات محدثین کے خلاف زہر کیوں نہ اگلیں کیونکہ اجتہادیوں نے اتنی تگ و دو کر کے احادیث کی چارسو ایک کتب ضائع اور مفقود کروائیں تاکہ اجتہاد کے رستے میں رکاوٹ نہ بنیں اور تمام مدارس پر قبضہ کر لیا مگر چند شیعہ محدثین نے موقع ملتے ہی دوبارہ احادیث جمع کیں مثلاً کلینیؒ، کاشانی ؒ، مجلسیؒ، بحرانی ؒ جیسے علماء نے کتب مرتب کیں اور اصولی مقاصد پر پانی پھیر دیا۔ اس لیے امر مولا صلوٰۃ اللہ علیہ کو محفوظ رکھنے والے علماء حق ان کی آنکھ میں چبھتے ہیں۔

17۔ حدیث شاذ کا انکار

17.1 اصولی حضرات ایسی حدیث جس کے راوی کا نام معلوم نہ ہو (حدیث شاذ) کو اختیار کرنا جائز نہیں قرار دیتے چاہے اس حدیث میں واضح دلیل موجود ہو۔ شیعہ مومنین راوی کی پرواہ کیے بغیر حدیث معصوم صلوٰۃ اللہ علیہ کا اتباع کرتے ہیں۔

(روضات الجنات، ص 36)

حدیث شاذ ہو یا احاد ہو اس کے انکار کا عمل کہاں سے شروع ہوا؟
سیدۃ النساء العالمین صلوٰۃ اللہ علیہا نے جتنی آیات و احادیث بیان کیں ان کا انکار کر دیا گیا قرآنی آیات 500 اجتہادی آیات کے علاوہ تھیں اور حدیثوں کا راوی مصدر عصمت و طہارت صلوٰۃ اللہ علیہا کے علاوہ اور کوئی نہ تھا اور مجتہد اعظم نے اپنی من گھڑت شاذ پر فتویٰ دے کر حق معصومہ صلوٰۃ اللہ علیہا چھین لیا۔

17.2 یہ رسم متعدی وبا کی طرح پھیلی اور ایک شیعہ عالم کا بیان سید مرتضٰی مجتہد کے بارے میں رقم ہے:

''مگر وہ صرف مجتہد تھے اور خالص اصولی تھے اور احادیث معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین سے بہت کم تعلق رکھتے اور ان سے مسائل پر دلیل نہ لاتے تھے عموماً عقلی دلائل سے احکام جاری کرتے تھے۔ جو کتب فقہ کا مطالعہ کرتے ہیں ان سے یہ بات چھپی نہیں رہ سکتی۔ مگر ان کے متعلق یہ خبر مشہور کر دی گئی کہ وہ کیا کرتے تھے کہ یہ احادیث تو احاد ہیں (جن احادیث کا راوی ایک ہو) کیونکہ ان سے نہ صحیح علم ملتا ہے نہ ان پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ ان کا یہ طریقہ ابن ادریس کی طرح ہے۔''

(روضات الجنات' ص 385)

''متقدمین علماء میں مثلاً سید مرتضٰی حدیث صحیح پر بھی عمل کرنا غلط سمجھتے تھے اب سید مرتضٰی کا فتویٰ کچھ اور ہو گا اور ان علماء کا کچھ اور ہو گا جو حدیث

صحیح پر بھی عمل کرنا جائز سمجھتے ہیں علامہ حلی کے بعد تقریباً سب ہی مجتہدین کے نزدیک حدیث صحیح پر عمل کرنا جائز ہے۔"

(اجتہاد و تقلید پر اعتراضات کا تجزیہ' ص 72-71)

ظاہر ہو گیا کہ مرتضٰی صاحب اور حلی صاحب صرف متواتر حدیث کو مانتے تھے باقی تمام اقسام کو رد کرتے تھے چاہے حدیث صحیح ہو' حسن ہو' قوی ہو' موثق ہو۔

17.3 "اصول دین کو ثابت کرنے کے لیے عقلی دلائل چاہیں کیونکہ اللہ تعالٰی کا وجود اور اسلام کی حقانیت "بیان شرعی" (یعنی قرآن و سنت) سے ثابت نہیں ہو سکتی مگر منطق کے ذریعے اسے پکڑا جا سکتا ہے۔

(علم الاصول' ص 60)

"جب علم تیسرے دور میں داخل ہوا۔ تو وقت کے فاصلے کے ساتھ شک پیدا ہوا حتیٰ کہ ان احادیث کی حقانیت کے بارے میں جو ثبوت و دلیل تھیں جن پر اعتبار کر کے شیخ طوسی نے دوسرے دور میں فتوے دیئے تھے۔ حالانکہ اس نے ایسی حدیث کو صحیح قرار دیا جس کو لوگ نا قابل اعتبار سمجھتے تھے کیونکہ آئمہ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کے صحابہ اس کو صحیح قرار دیتے تھے۔"

(علم الاصول' ص 121)

واضح ہو گیا کہ تیسرے دور کے اصولی علماء نے بچی کھچی احادیث کو بھی فارغ کر دیا کہ طوسیؒ کے فتوے جو احادیث کی بنیاد پر تھے نا قابل اعتبار

ہیں اور یہاں تک کہ وجود الٰہی اور اسلام کی حقانیت ملاں کے بیان کی محتاج ہے (نعوذ باللہ) شیعہ عقل و بصیرت، تدبیر و فکر سے ایک لمحہ بھی انکار نہیں کرتے مگر یہ سب اقوال معصومین صلواۃ اللہ علیہم اجمعین کے تابع ہیں۔

18۔ راوی کی تفتیش

اصولی حضرات صرف اس راوی کو قابل اعتبار سمجھتے ہیں جو شیعہ عادل اور ضابطہ کا پابند ہو۔

شیعہ مومنین اس راوی کو قابل اعتماد سمجھتے ہیں جو جھوٹ سے محفوظ ہو۔

(روضات الجنات، ص 36)

احادیث معصومین صلواۃ اللہ علیہم اجمعین سے دامن چھڑانے کے لیے علم درایت حدیث میں کئی ہتھکنڈے سکھائے جاتے ہیں تاکہ راہ اجتہاد میں کوئی رکاوٹ نہ رہے مثلاً راوی شیعہ تو ہے عادل نہیں شیعہ عادل و ضابطی تو ہے مگر محدث ہے اصولی نہیں کم عمر ہے۔ شیعہ نہیں ہے ...... حدیث متواتر نہیں مجھے یہ قسم نہیں وہ قسم بھاتی ہے...... راوی ضعیف ہے راوی کے شجرے کا پتہ نہیں........ حدیث میں معارضہ پایا جاتا ہے..... الفاظ میں احتمال ہے........ الفاظ میں بیان کرتے وقت کمی یا زیادتی ہو گئی ہے لہذا

قابل اعتبار نہیں۔

شیعہ مومنین کی نظر صرف حکم معصوم صلوٰۃ اللہ علیہ پر ہوتی ہے یعنی حدیث کے متن پر کیا حکم دیا گیا ہے تا کہ اس کا اتباع کیا جائے۔

19۔ چوتھی اطاعت

19.1 اصولی حضرات مجتہد کی اطاعت کو امام صلوٰۃ اللہ علیہ کی اطاعت کے مثل واجب قرار دیتے ہیں۔

شیعہ مومنین مجتہد کی اطاعت کی حرمت کا عقیدہ رکھتے ہیں (شیعہ مذھب میں جب اجتہاد ہی حرام ہے تو غیر معصوم کی اطاعت بھی حرام ہے)۔

(روضات الجنات' ص 36)

اس چوتھے دور کے اصولی حضرات کی فضائل مجتہدین کی پرواز بلند سے بلند تر ہوتی جا رہی ہے۔ کتاب کے مقدمہ میں درج کرتے ہیں (بغیر حوالہ کتاب کے)۔

(اجتہاد وتقلید پر اعتراضات کا تجزیہ' ص 4)

واضح ہوا کہ اصولی حضرات کے مطابق مجتہد امام معصوم کی مانند ہے اور ان کا وارث ہے اور اس کی اطاعت بھی مثل امام صلوٰۃ اللہ علیہ واجب ہے۔

اب ذرا غور کریں کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے تین اطاعتوں کا

حکم دیا ہے کہ اللہ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولی الامر آئمہ صلوٰۃ اللہ علیہ کی اطاعت لازم ہے۔ اب یہ چوتھی اطاعت کے وجوب کا حکم تو اس آیت (النساء 59) میں نہیں ہے اب پتہ چلا کہ قرآن و حدیث سے مجتہدین عقیدہ اخذ کرنے کے اتنے مخالف کیوں ہے۔ کیونکہ اب دین مکمل ہو چکا ہے اور اس کی حفاظت کے ذمہ دار بھی پردۂ غیبت میں موجود ہیں۔ ان کے لیے صرف یہی رستہ رہ گیا تھا کہ دین کو ناقص قرار دو اور قرآن کو مھجور کر دو اور اپنی دکان کھول لو۔ مگر یہ بات یاد رکھیں کہ ان حضرات کے متقدمین نے جب قرآن کریم نازل ہو رہا تھا تو اپنی رائے اجتہادی کا اظہار کر دیا تھا جس کو اللہ عزوجل نے ریکارڈ کر لیا:

''اور جب انہیں ہماری واضح آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو جو لوگ ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں اس کے علاوہ کوئی اور قرآن لاؤ یا اس کو کچھ بدل دو۔ ان سے کہو کہ یہ میرے لیے ممکن نہیں کہ میں اپنی مرضی سے اسے بدل دوں میں تو صرف اس وحی کا اتباع کرتا ہوں جو مجھ پر کی جاتی ہے اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے۔''

(یونس 15)

19.2 اصولی حضرات جو اہلسنت سے تو حدیث لیتے ھی نہیں مگر اپنا کام چلانے کے لیے ایک ضعیف حدیث عامہ سے لے کر اور ترجمہ اپنی منشاء کے

مطابق کر کے مقلدین کی آنکھوں میں دھول جھونک دی:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کے میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی مانند ہیں۔''

(اجتہاد وتقلید پر اعتراضات کا تجزیہ ص 19)

عوام کو بتایا کہ علماء سے مراد مجتہدین ہیں۔ اس سے مراد آئمہ طاہرین صلواۃ اللہ علیھم اجمعین نہیں کیونکہ آئمہ صلواۃ اللہ علیھم اجمعین تو انبیاء بنی اسرائیل سے افضل ہیں نہ کہ ان کی مثل ذرا سی عقل استعمال کر کے تدبر کریں کہ کیا ایک غیر معصوم ملاں معصوم نبی علیہ السلام جو صاحب معجزہ و وحی ہوتے ہیں کے برابر ہو سکتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ذات رحمت اور مولا علی صلوٰۃ اللہ علیہ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام سے تشبیہ دی تو کیا وہ تمام مخلوقات سے افضل نہ رہے؟ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لباس بشری (بشر مثلکم) میں آنے کی وجہ سے انسانوں جیسے ہو گئے؟ کیا کمہار سورۃ رحمٰن کی آیت نمبر 14 پڑھ کر اپنے آپ کو خالق کے برابر قرار دے سکتا ہے؟

باب نمبر 8 میں قول معصوم صلوٰۃ اللہ علیہ درج کیا جاچکا ہے کہ علماء سے مراد معصومین طاہرین صلواۃ اللہ علیھم اجمعین ہیں۔

شیخ صدوق ؒ نے باب 153 میں بقائے کائنات کے سلسلے میں 32 حدیثیں جمع کی ہیں جن میں واضح طور پر آئمہ صلواۃ اللہ علیھم اجمعین کو علماء کہا

گیا ہے۔

امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے: بے شک اللہ عزوجل نے نہیں چھوڑا زمین کو بغیر کسی عالم کے جو روئے زمین پر ہر کمی اور زیادتی کو جانتا ہو تا کہ اگر مومنین اپنی طرف سے زیادتی کریں تو ان کو رد کر دے اور اگر کمی کریں تو اسے مکمل کر دے پھر فرمایا تم لوگ پورے احکام پر عمل کیا کرو۔ اگر ایسا انتظام نہ ہوتا تو مومنین کو اپنے امور میں شک ہو جاتا اور وہ حق و باطل میں تمیز نہ کر سکتے۔"

(علل الشرائع ج۔ 1' ص 226-233)

20۔ کتب اربعہ کی صحت

20.1 اصولی حضرات کتب اربعہ کے صحیح ہونے کا اعتقاد نہیں رکھتے یعنی جو کچھ ان کتب میں ہے قابل اعتبار نہیں۔

شیعہ مومنین ان کتب اربعہ کی صحت پر یقین رکھتے ہیں کہ ان میں اقوال معصومین صلواۃ اللہ علیہم اجمعین جو درج شدہ ہیں پر اعتقاد و عمل واجب ہے۔

(روضات الجنات' ص 36)

کبھی بھی اصولی ملاں سے گفتگو کر کے دیکھ لیں وہ کتب اربعہ کی ظاہری طور پر مخالفت نہیں کرے گا۔ کتب اربعہ کی مخالفت کھل کر بیان نہیں کی

جاتی لیکن عملی طور پر مدارس میں مجتہد صاحب کی توضیح المسائل اور وسائل کی تعلیم پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔ جس میں مجتہد کے نام سے فتاویٰ درج ہوتے ہیں کیونکہ کتب اربعہ میں ہر مسئلے کے ساتھ امام معصوم صلوٰۃ اللہ علیہ کا نام درج ہوتا ہے اس لیے یہ کتب علم اصول وفقہ کی رو سے حوزۂ علمیہ کے علمی ماحول میں مناسب معلوم نہیں ہوتیں۔ اس کی بجائے اجماع، دلیلِ عقلی اور ظنِ اجتہادی کی بنیاد پر فتاویٰ لکھ کر مدرسوں اور عوام میں مروج کیے جاتے ہیں۔ اس پر بلا دلیل عمل کرنے والوں کے لیے مہر نجات بھی لگی ہوتی ہے اور سادہ لوح عوام کے پوچھنے پر بتایا جاتا ہے کہ یہ فتاویٰ قرآن وسنت کے مطابق ہی تو ہیں حالانکہ اصولی حضرات کا قرآن وسنت پر جتنا ایمان و انحصار ہے وہ گذشتہ ابواب میں بیان ہو چکا ہے۔

اگر واقعی توضیح المسائل قرآن وسنت کے مطابق ہوتی ہے تو ہر مسئلے کے آگے آیت یا حدیث کا حوالہ دے دیا جائے تو مومنین میں اختلاف ہی ختم ہو جائے درحقیقت یہی معاملہ پہلی امتوں کے ساتھ ہوا ان کے علماء نے اصلی کتب کو عوام سے دور کر دیا کیونکہ ان میں ذکر محمدؐ وآل محمدؐ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین تھا اور ان کے لیے اپنے فتاویٰ کے مطابق کتابیں وضع کر دیں اور عوام سے کہا کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور عوام ان علماء کی مالی خدمت کرتی۔ اللہ تعالیٰ ایسی کتب کی مذمت کرتا ہے اور ایسی لکھائی اور کمائی پر لعنت کرتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں موجود ہے:

''پس ان لوگوں کے لیے تباھی ہے جو اپنے ہاتھوں سے کتاب لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس کے ذریعے قلیل معاوضہ حاصل کریں پس ان کے لیے تباھی ہے اس چیز کی وجہ سے جو انہوں نے اپنے ہاتھوں سے لکھی اور تباھی ہے اس کمائی کی وجہ سے جو یہ کر رہے ہیں۔''

(البقرہ 79)

20.2 شیخ صدوقؒ کے دور میں احادیث کی پانچ بڑی کتابیں تھیں۔ پانچویں ''مدینہ العلم'' تھی جو بارہ جلدوں پر مشتمل تھی اور علم حدیث کی سب سے بڑی کتاب تھی وہ غائب ہوگئی امام صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے احادیث پر مشتمل چار سو کتب لکھوائیں جنہیں ''اصول اربعہ ماۃ'' کہا جاتا ہے ان میں سے اب سب کی سب ہمارے پاس نہیں۔''

(اجتہاد وتقلید پر اعتراضات کا تجزیہ ص 69)

یہ سچ ہے کہ چار سو ایک کتب احادیث ایک دم غائب اور ضائع ہو گئیں۔ یہ کیسے ہوا؟ کس نے کیا؟ کیوں کیا؟ کس کا مفاد تھا؟ کیا کوئی تاریخی واقعہ ملتا ہے کہ کسی سنی گروہ نے یا غیر مسلم حملہ آور نے تمام شیعہ علمی مراکز پر حملہ کر کے صرف اور صرف احادیث کی کتابیں ضائع اور ضبط کر لیں مگر اصول وفقہ کی رہنے دیں؟ اگر اب بھی ذہن عالی میں نقشہ نہ ابھرے کہ ''اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے'' تو ذرا انتظار کرو وہ وقت دور نہیں جب ذوالفقار حیدری منہ کھلوائے گی کہ کس نے فرامین معصومین صلواۃ اللہ علیہم

اجمعین کو غائب کیا ہے۔

21۔ عظمت معصومین صلواۃ اللہ علیہم اجمعین

21.1 شیعہ مومنین کا ایمان ہے کہ معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین تمام علوم الٰہیہ کا خزانہ ہیں جس میں علم غیب بھی شامل ہے۔ مگر مجتہدین اس شیعہ عقیدے کا انکار کرتے ہیں۔ مثلاً السید محمد احسن زیدی مجتہد نے ''اسلام اور علماء اسلام'' کے ص 262 پر شیخ مفید صاحب کے اس عقیدہ کے اظہار کا تفصیلاً لکھا ہے کہ وہ امام علی صلوٰۃ اللہ علیہ' امام حسن صلوٰۃ اللہ علیہ اور امام حسین صلوٰۃ اللہ علیہ کے علم غیب رکھنے کا عقیدہ نہیں رکھتا تھا۔ (نعوذ باللہ)

'' اور اللہ تمہیں غیب پر مطلع کرنے والا نہیں۔ لیکن اللہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے (اس بات کے لیے) منتخب (مجتبیٰ) کر لیتا ہے ۔''

(ال عمران 179)

''وہ عالم الغیب ہے پس اپنے غیب کو کسی پر ظاہر نہیں کرتا سوائے اس رسول کے جسے اس نے پسند کر لیا۔ (مرتضیٰ) ۔''

(جن 26-27ع)

اللہ تعالیٰ کے مجتبیٰ اور مرتضیٰ صرف محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جن کی توصیف و مدح قرآن و احادیث میں مملو ہیں۔ امام باقر صلوٰۃ اللہ

علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جن کو اللہ نے پسند فرمایا ہے۔

(اصول الکافی ج 1 ص 152)

امام رضا صلوٰۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اللہ کے نزدیک مرتضیٰ ہیں اور ہم اس رسول کے وارث ہیں جن کو اللہ نے اپنے غیب میں سے جس جس چیز کو چاہا اس پر مطلع فرما دیا پس ہم جو کچھ ہو چکا ہے اُسے بھی جانتے ہیں اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے اسے بھی جانتے ہیں۔" اور ہم نے ہر چیز کو امام مبین میں احصا کر دیا ہے۔"

(یٰسین 12)

جب یہ آیت نازل ہوئی تو کسی نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام مبین سے مراد توریت ہے؟ فرمایا نہیں۔ عرض کی گئی پھر انجیل ہے؟ فرمایا نہیں۔ پھر عرض کی آیا قرآن ہے؟ فرمایا نہیں۔ اتنے میں امام علی صلوٰۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دیکھو وہ امام جس میں اللہ نے ہر شے کا علم احصا فرما دیا ہے وہ یہ ہے۔

(ابرھان ج۔ 6 ص 386)

21.2 اصولی حضرات شیطان کو تو حاضر ناظر سمجھتے ہیں اور نظروں سے اوجھل رہ کر اتنا طاقتور کہ ان کے دلوں میں گھس کر گمراہ کرتا رہتا ہے۔ مگر معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کو حاضر و ناظر اور مدد و ہدایت پر قادر نہیں

سمجھتے! ظاہر ہے کہ شیطان جن کا ولی ہے وہی اس کو قادر سمجھیں گے اور جن کے صدقے میں کائنات بنی بلکہ جن سے کائنات کی ابتداءٗ بقاء اور انتہا ہے ان کے ماننے والے انہی سے مدد و ہدایت مانگیں گے۔

عقائد حقہ کے دشمن سادہ عوام کو بتاتے ہیں کہ معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین نے بہت عبادت کی اللہ نے ان کے درجات بلند کیے پھر انہوں نے امتحانات دیئے پھر اور درجات بلند ہوئے پھر شہادت پاکر مزید قرب الٰہی حاصل کیا۔ امام علی رضا صلوٰۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"امام کا نہ کوئی بدل' نہ مثل اور نہ نظیر ہے۔ ساری فضیلتیں اسی کے ساتھ خاص ہیں جو اسے بغیر طلب اور کسب کے حاصل ہوئی ہیں بلکہ یہ (فضیلتیں) بہت زیادہ فضل و بخشش کرنے والے کی طرف سے ہیں"

(معانی الاخبار ج۔ 1' ص 140)

21.3 قرآن حکیم کا مختلف بہانوں حیلوں سے انکار کر کے اسے مہجور بنانے والے حضرات قادر مطلق اللہ عزوجل کی سند عصمت و طہارت آیت تطہیر (الاحزاب 33) کو رد کرتے ہوئے عصمت معصومین صلوٰۃ اللہ علیہ پر ناپاک حملے کرتے ہیں:

"رہی بات عصمت کی مثلاً بالغرض اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا امام صلوٰۃ اللہ علیہ اپنی زندگی کے امور میں غلطی کا شکار ہو یا بعض عام اور

معمول کے امور میں بھول چوک کرے یا نماز میں سہو کرے تو عقل ان امور میں غلطی اور بھول چوک کے امکان کو مسترد نہیں کرتی آئمہؑ سے سہو اور بھول چوک کا انکار' غلو کی پہلی علامت ہے۔"

(فقہ زندگی' ص 331)

ہر مومن یہ قول معصوم صلوٰۃ اللہ علیہ جانتا ہے "نحن مشیت اللہ" ہم اللہ کی مشیت ہیں قادر مطلق کی مشیت میں سہو ونسیان کا گزر نہیں ہوسکتا۔ فضل اللہ صاحب کے اس بیان کو غور سے پڑھیں کہ وہ قرآنی دلیل کو رد کر کے دلیل عقلی کی بنا پر سہو ونسیان ثابت کر رہا ہے۔ یہ سب کیوں کیا جا رہا ہے کیونکہ مجتہدین خود تو درجۂ معصوم صلوٰۃ اللہ علیہ پر پہنچ نہیں سکتے اس لیے پہلے وہ درجۂ معصومیت کو گھٹائیں گے پھر لوگ ان کو معصوم کی مثل ماننا شروع کر دیں گے۔ مجتہدین خود کو معصوم انبیاء اور آئمہ صلوٰۃ اللہ علیہ کی مانند قرار دیتے ہیں:

"کربلا میں ایک عالم کو یہ خیال پیدا ہوا کہ علم میں سرکار عباس صلوٰۃ اللہ علیہ سے زیادہ ہو چکا ہے اور جب کبھی حلقۂ درس میں بیٹھتا تو کہتا کہ جو اسباب مولا عباس صلوٰۃ اللہ علیہ کی فضیلت و برتری کے ہیں وہ سارے اسباب مجھ میں پائے جاتے ہیں اور جو مرتبہ انہیں شہادت سے ملا ہے وہ مرتبۂ اجتہاد کے مقابلہ میں کم ہے۔" (نعوذ باللہ)۔

(صحیفہ وفا' ص 162)

شیعہ مومنین، آل عمران صلواۃ اللہ علیھم اجمعین جو معدنِ نبوت و رسالت ہیں کو معصوم صلوٰۃ اللہ علیہ جانتے ہیں یعنی ہمارا ایمان ہے کہ جناب عبدالمطلبؑ جناب ابوطالبؑ، جناب عبداللہؑ، جناب عباسؑ، جناب علی اکبرؑ، جناب قاسمؑ، سیدہ زینب صلوٰۃ اللہ علیھا، سیدہ ام کلثوم صلوٰۃ اللہ علیھا جیسی عظیم ہستیاں معصوم ہیں۔ یعنی ہر وہ ہستی درجۂ عصمت پر فائز ہے کہ جن پر ''کلنا محمدؐ'' کا اطلاق ہوتا ہے اور تعداد کا تعین کرنا غیر معصوم کا حق نہ ہے۔

21.4 مجتہدوں کو معلوم ہے کہ وہ خود تو درجۂ عصمت کی بلندی کو دیکھ بھی نہیں سکتے اس لیے انہوں نے مقام عصمت کو زبانی کلامی کم کرنے کی جسارت کی ٹھان لی ہے۔ پاکستان کے کچھ ملاوں کی ایسی کتابیں ہیں کہ جن میں معصومین صلواۃ اللہ علیھم اجمعین کو بشر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے ایسی بے ہودہ کتاب کا نام لینا ہمیں گوارہ نہیں ایسی کتاب ہے کہ شیعہ تو شیعہ اگر کوئی سنی برادر بھی اسے پڑھے تو برداشت نہ کر سکے گا۔

معصومین صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین وہ ہیں کہ جن کی شبیہہ بھی بنانی پڑے تو اللہ نور سے بناتا ہے تو ان کا حقیقی مرتبہ و مقام سوائے اللہ عزوجل کے کوئی نہیں جانتا ہمیں صرف اتنا معلوم ہے کہ معصومین صلواۃ اللہ علیھم اجمعین اللہ عزوجل کا مشیت وارادہ ہیں جن کے کن کہنے سے کائناتیں بن جاتی ہیں۔

پانچویں آسمان پر مولائے کائنات صلوٰۃ اللہ علیہ اور سید الشہداء صلوٰۃ اللہ علیہ کی نورانی شبیہہ (صورت مثالی) کا تفصیلی ذکر بحارالانوار ج 1-2، ص

297 پر موجود ہے۔

نہج الاسرار میں مولا علی صلوٰۃ اللہ علیہ کے ایک خطبہ کے چند جملے اس طرح ہیں:

''ہمارا سلسلہ توالد و تناسل بطون میں نہیں اور لوگوں کی طرح ہم پر قیاس نہیں کیا جاسکتا........ باوجود ان تمام فضائل کے ہم کھاتے ہیں پیتے ہیں بازاروں میں چلتے ہیں یہ سب ہم اپنے رب کے حکم سے کرتے ہیں... میں وہ ہوں جس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں میں اسم اعظم ہوں۔ میں وہ ہوں جس کے مثل کوئی شے نہیں میں وہ ہوں جس پر کسی نام یا شے کا اطلاق نہیں ہوتا۔''

اللہ عزوجل کا سب سے بڑا انعام انسانوں پر یہی ہے کہ اس نے معصومین صلواۃ اللہ علیھم اجمعین کو لباس بشری میں ہماری ہدایت و راہنمائی کے لیے بھیجا ہے۔

21.5 اصولی علماء دھیرے دھیرے سورۃ بقرہ آیت 186 کہ ''اور جب تجھ سے میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو میں قریب ہوں میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے.........'' پڑھ کر مقلدین کو سمجھاتے ہیں کہ وسیلے کی ضرورت نہیں ہے اللہ بہت قریب ہے اس کی عبادت زور شور سے کرو اور براہ راست رابطہ کرو یعنی غیر محسوس طریقے سے وسیلہ کے منکر بنا رہے ہیں اور سمجھاتے ہیں کہ تمہاری نمازیں، روزے، حج،

زکواۃ تمہیں نجات دلائیں گے۔ مقصد یہ ہے کہ مقلدین محمدؐ وآل محمد صلواۃ اللہ علیہم اجمعین کی شفاعت اور وسیلے کے عقیدہ سے پھسل جائیں کہتے ہیں کہ جو نیک ہوں گے وہ شفاعت کے بغیر جنت چلے جائیں گے۔

دوسری طرف یہ بھی کہتے ہیں کہ جو تقلید نہ کرے اس کے اعمال قابل قبول نہ ہوں گے اور پھر جو توضیح المسائل پر عمل کرے اس کے اعمال کی ذمہ داری مجتہد صاحب پر۔ اس کی تصدیق باقاعدہ مہر اور دستخط سے ابتدائی صفحات پر ہوتی ہے۔ حالانکہ ایک دوسرے کی ذمہ داری کے بارے میں ارشاد ہے

''اور اس دن سے ڈور جس دن کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ کسی کی سفارش قبول کی جائے گی اور نہ کسی سے معاوضہ لیا جائے گا اور نہ ان کی مدد کی جاسکے گی۔''

(البقرہ 48)

''کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اسے یونہی مہمل (بغیر حساب کتاب) چھوڑ دیا جائے گا۔''

(القیمة 36)

اب نیک پاک بن کر مکمل طور پر مقلد بن کر گلے میں قربانی کے جانور کی طرح پٹہ ڈال کر رسی مجتہد کے ہاتھ۔ شفاعت معصوم صلوٰۃ اللہ علیہ کے بغیر جنت میں جانے والے بھی سن لیں:

''اور اگر اللہ انسانوں کو پکڑتا ان اعمال کی وجہ سے جو انہوں نے کیے ہیں تو وہ زمین پر چلنے والے کسی انسان کو نہ چھوڑتا۔

(فاطر 45)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی شخص بھی اپنے اعمال کے بل بوتے پر جنت میں داخل نہیں ہوسکتا جب تک اللہ کی رحمت نہ ہو۔''

(اعتقادات' ص 71)

سب کا یقین ہے کہ اللہ کی رحمت محمدؐ وآل محمد صلواۃ اللہ علیہم اجمعین کی شفاعت ہے۔

21.6 اصولی علماء احادیث کو نظر انداز کر کے حرمت سادات کے خلاف فتوے دیتے ہیں۔ حالانکہ سادات کرام آپس میں ایک دوسرے کے کفو اور ہمسر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اولاد سرکار ابو طالب صلوٰۃ اللہ علیہ یعنی مولا علی صلوٰۃ اللہ علیہ' جناب جعفر صلوٰۃ اللہ علیہ اور جناب عقیل صلوٰۃ اللہ علیہ کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا تھا: ''ہماری بیٹیاں ہمارے بیٹوں کی مثل اور ہمارے بیٹے ہماری بیٹیوں کی مانند ہیں۔''

(اعتقادات' ص 115)

اولاد حضرت ابراھیمؑ اور اسماعیلؑ سب سادات ہیں اور ان میں اولاد علیؑ و فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہ سب سے افضل ہیں۔ سید زادی کا عزت و احترام

جناب سیدۃ النساء صلوٰۃ اللہ علیہ کے ساتھ نسبت ہونے کی وجہ سے لازم ہے۔

22۔ عزاداری امام مظلوم صلوٰۃ اللہ علیہ

22.1 اصولی حضرات کی توجہات شدت سے مبذول ہیں کہ عزاداری امام حسین صلوٰۃ اللہ علیہ اور ولایت علی صلوٰۃ اللہ علیہ کو ختم کیا جائے یا اس کو بے معنی بنا دیا جائے غم حسین صلوٰۃ اللہ علیہ میں زبردست ماتم کرنے کے خلاف فتویٰ:

''سینہ زنی ہے جو آرام آرام سے او رمعقول انداز میں کی جائے نہ کہ نمائشی اور غیر معمولی سینہ زنی جس میں دوسرے غلط کام بھی شامل ہوتے ہیں اور جس کے دوران لوگ اپنے جسم کی نمائش کرتے ہیں۔ اس قسم کی سینہ زنی اپنا اصل مفہوم کھو بیٹھتی ہے اور صرف ایک نمائشی فن بن کے رہ جاتی ہے۔ سخت قسم کی سینہ زنی کے حرام قرار دیئے جانے کے متعلق عرض ہے کہ ہم بھی بعض دیگر فقہا کی مانند بدن کو کسی بھی قسم کا نقصان پہنچانے کو حرام سمجھتے ہیں.......... فرمان الٰہی ہے کہ ''اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی اپنے نفس پر ظلم کرتے ہیں۔'' (نحل 33)

(فقہ زندگی' ص 316)

اب غور کریں کہ تحریف قرآن کے عادی حضرات نے آیت کو کیسے دوسری جگہ مرضی کے مطابق جوڑ دیا ہے حالانکہ آیت کو پورا تلاوت کرنے

سے پتہ چلتا ہے کہ یہ آیت ظہور امام زمانہ عجل اللہ کے متعلق ہے کہ ظہور سے ڈرو اور ظلم نہ کرو ذوالفقار کی زد میں آ گئے تو تمہارا اپنا قصور ہے ابھی وقت ہے سدھر جاؤ۔

آپ نے مولا صلوٰۃ اللہ علیہ کے مقدس ماتمیوں کے خلاف فتویٰ دیکھ لیا۔ اب تصویر کا دوسرا رخ ملاحظہ فرمائیں:

سوال: میں ایک لڑکی ہوں اور گھر کے اندر ایسا مختصر لباس پہنتی ہوں جس سے میری پنڈیاں اور سینہ تقریباً کھلا نظر آتا ہے۔ گھر میں میرے جوان بھائی بھی ہیں۔ کیا میرا یہ عمل خلاف شرع ہے؟

جواب: یہ عمل تو خلاف شرع نہیں۔ لیکن اگر آپ محسوس کریں کہ آپ کا اس طرح رہنا گھر میں گمراہ کن ماحول پیدا کر رہا ہے بالخصوص ان غیر اخلاقی فلموں کے ہوتے ہوئے جو ممکن ہے آپ کے بھائی بھی دیکھتے ہوں اور ان میں ہیجان پیدا ہوتا ہو لہٰذا آپ پر لازم ہے کہ اپنے گھر سے گمراہ کن اور تحریک انگیز عوامل کو دور رکھیں۔

(فقہ زندگی، ص 77)

سوال: میرے والد انڈر ویر پہن کر ہمارے سامنے آجاتے ہیں کیا اس عمل میں شرعاً کوئی مضائقہ ہے؟

جواب: اس حالت میں آپ کا انہیں دیکھنا حرام نہیں ہے۔ لیکن مناسب یہ ہے کہ باپ اس حالت میں اپنی لڑکیوں کے سامنے نہ آئے۔

(فقہ زندگی، ص 78)

اب مزید وضاحت کی ضرورت تو ہے نہیں کہ مجتہد صاحب کا اصل مقصد دین کو تباہ کرنا ہے جن مقلدین کے گھر کا ماحول عریانی اور انسان سوز فلمیں ہو گا وہ کاہے کو ماتم امام مظلوم صلوٰۃ اللہ علیہ کریں گے۔ ان کا مقصد تو یزیدیت کے ساتھ میل کھاتا ہے کہ بیٹی کا عریان سینہ اور ٹانگیں شرعاً جائز ہیں مگر ماتم حرام ہے اور اس کے علاوہ باپ گھر میں شلوار اتار کر ٹہل قدمی کرے تو بھی جائز ہے۔

یہ مجتہد صاحب کافی ذھین ہیں ترقّی کے تقاضے جانتے ہیں اپنے فتوے بھی بدلتے رہتے ہیں ہوسکتا ہے عنقریب کہہ دیں کے حیا تو صرف آنکھوں میں ہوتی ہے اگر صرف کالی عینک پہن کر آنکھوں کا پردہ کر لیا جائے تو کافی ہے۔

22.2 زنجیر زنی اور قمہ سے خون بہانا مجتہدین حرام سمجھتے ہیں مگر صحت کے لیے پچھنے لگوا کر خون نکالنا بہت اچھا جانتے ہیں۔

شیعہ مومنین امام مظلوم صلوٰۃ اللہ علیہ کے غم میں خون کے پرسے کو منشاء الٰہی اور سنت انبیاء قرار دیتے ہیں۔ جیسا کہ کربلا کی قربانی سے قبل ہی منشاء الٰہی کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام، حضرت ابراھیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کربلا کی سرزمین پر اپنا خون بہایا جو بحارالانوار ج 2-1، ص 82-84 پر درج ہے۔

اب اگر امام زمانہ صلوٰۃ اللہ علیہ کسی کو جان کی بازی لگا دینے کا حکم

دیں تو کیا ایسا مقلد جو اپنی جان کو نقصان پہنچانا حرام سمجھتا ہے آگے بڑھے گا یا وہ آگے بڑھے گا جو خون کا پرسہ دینے کا عادی ہو۔ جو محرم' صفر' رمضان میں خون کا پرسہ اس لیے دیتا ہے کہ نصرت امام صلوٰۃ اللہ علیہ کے وعدے کی عملی تجدید ہوتی رہے۔

22.3۔ اصولی حضرات شعائرالحسینیہ یعنی علم' ذوالجناح' تعزیہ' تابوت' مہندی اور جھولے کو بدعتیں تصور کرتے ہیں۔ شعائر اللہ کو برا بھلا بھی کہتے ہیں اور اگر آپ اصولی علماء کی نجی محفل میں بغیر اظہار عقیدہ کے خاموشی سے بیٹھیں گے تو آپ شعائر اللہ کے خلاف بے ہودہ لطیفے بھی سنیں گے (نعوذ باللہ) آپ کی عقل دنگ رہ جائے گی کہ یہی ملاں منبر پر ہدیے کی خاطر کسی اور لہجے میں بات کر رہا تھا اب اس کا رنگ ہی کچھ اور ہے۔

شیعہ مومنین شعائر حسینی کی تعظیم حکم الٰہی (الحج 32) کے مطابق کرتے ہیں جو ان کے متقی ہونے کا ثبوت ہے:

''یہ ہے (اصل بات) کہ جو شعائر اللہ کی تعظیم کرتا ہے تو یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے۔''

(الحج 32)

شعائر حسینی کی تعظیم متقی اور منافق کے درمیان پہچان ہے جلوس حسینی میں منافق ملاں کبھی نظر نہیں آئے گا نہ وہ شعائر اللہ کی تعظیم کرتا نظر آئے گا۔

22.4 اصولی حضرات قمہ زنی اور زنجیر زنی (عزاداری مظلوم کربلا صلوٰۃ اللہ

علیہ) کو مذہب کی توھین سمجھتے ہیں (فقہ زندگی' ص 47) مگر باڈی بلڈنگ میں جسم کی نمائش لوگوں کے سامنے جائز اور مثبت اثرات مرتب کرنے' جہاد و عزت و آبرو میں اضافے کا سبب قرار دیتے ہیں۔ (فقہ زندگی' ص 308)

شیعہ مومنین محرم صفر کے مہینوں میں اور ایام شہادات معصومین صلواۃ اللہ علیھم اجمعین میں صرف مصروف غم نظر آئیں گے اور اپنی حاجتیں طلب نہیں کرتے۔ وہ ایامِ ظہور معصوم صلوٰۃ اللہ علیہ میں اپنی منتیں مانتے ہیں اور حاجات طلب کرتے ہیں اس کے برعکس اصولی علماء مولا علی صلوٰۃ اللہ علیہ کی شب ضربت و شب شہادت میں بھی سروں پر قرآن اٹھائے طلب حاجات اور لیلۃ القدر کی تلاش میں ملیں گے۔ جس طرح مسلمان قرآن ناطق کو چھوڑ کر نیزوں پر قرآن صامت میں حق تلاش کر رہے تھے۔

یہ طاغوتی سازشیں ہیں کہ مومنین کو ذکر مصائب کے دوران اپنی حاجات طلب کرنے کو کہا جائے اور کربلا کی قربانی کو امام صلوٰۃ اللہ علیہ کا امتحان اور درجات میں بلندی کا ذریعہ بتایا جائے۔

شیعہ مومنین کا ایمان ہے کہ معصومین صلواۃ اللہ علیھم اجمعین کا نہ کوئی امتحان ہوا نہ انہوں نے کوئی امتحان دیا۔ ان کے بلند درجات ازل سے وہی ہیں جن سے آگے کوئی بلندی نہیں۔ بلکہ کربلا کے ممتحن کا نام ہے حسین صلوٰۃ اللہ علیہ' کربلا اس نامِ نہاد ملت مسلمہ کا امتحان تھا کہ جس میں وہ نام نہاد قوم ناکام ہوگئی۔ کربلا کے امتحان نے ظالموں کو بے نقاب کر دیا۔

23۔ اصول و فروع

23.1 اصولی حضرات نے قرآن و حدیث کی طرح اصول و فروع کو بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دیا یعنی کلمہ نماز اذان سے جس کو چاہا نکال دیا جس کو چاہا رکھ لیا۔

اصول دین چھوڑ کر فروع کی تاکید کی جارہی ہے (طوبیٰ 49)' بے روح نمازیں جنت کے حصول کے لیے پڑھوائی جارہی ہیں (طوبیٰ 119)' ولایت علی صلوٰۃ اللہ علیہ کو فروع دین سے بھی ہلکا بتایا جارہا ہے جو درحقیقت فرائض سے افضل اور وجہٴ قبولیت اعمال ہے (طوبیٰ 33-41)' ثقلین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھوڑ گئے تھے ان میں جدائی ڈالی جارہی ہے (53-54 طوبیٰ)' ٹھیکیداری کے پروانے کے بغیر پیش نمازی اور نماز جماعت سے منع کیا جارہا ہے (طوبیٰ 114)۔ یعنی عبدیت کی بجائے

صرف عابد بننے پر زور دیا جا رہا ہے۔

23.2 کلمہ طیبہ جو ازل سے ہے جس میں توحید' رسالت اور ولایت کی گواہی ہے۔ اصولی حضرات نے اسے اجزاء میں تحلیل کر دیا کیونکہ ولایت علی صلوٰۃ اللہ علیہ منافقت کی موت ہے۔ اصولی حضرات شہادت ولایت کو جزو کلمہ نہیں سمجھتے کیونکہ ولایت کے مقام پر خود براجمان ہونا چاہتے ہیں۔لیکن اگر کلمہ طیبہ میں مجتہد کا اپنا نام عوام لینا شروع کر دیں تو اعتراض نہیں کرتے یعنی اگر کلمہ طیبہ میں توحید و رسالت کی گواہی کے بعد ''فلاں مجتہد حجۃ اللہ علی خلقہ'' کہا جائے تو خوش ہوتے ہیں کہ یہ لوگ ولایت فقیہہ کی معرفت رکھتے ہیں۔ وحدت اسلامی شمارہ جون 1983 میں شاید ایسا کلمہ چھپا بھی تھا (واللہ اعلم' پڑھنے والا خود تحقیق کر کے احتیاط پر عمل کرے!)

23.3 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں اذان میں ''علی ولی اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ'' پڑھا جاتا تھا (طوبیٰ 30)' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد چند ماہ کے اندر اندر زبردستی حکومت نے ''علی ولی اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ'' اذان میں کہنے پر پابندی لگا دی۔ اس کے بعد ابن اروی نے اپنے زمانے میں اذان سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حذف کرنے کی ناپاک کوشش کی (طوبیٰ 33)۔اس کے بعد غاصب شام نے ذکر محمدؐ و آل محمد صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کو ختم کرنے کی بھرپور ناپاک کوشش کی جس کا

ذکر کتابوں میں موجود ہے۔

اب اصولی حضرات نے تاریخ پر نظر دوڑائی کہ ان کے متقدمین ذکر ولایت ختم نہ کر سکے تو انہوں نے سوچا کہ دوسری ترکیب آزمائی جائے کہ معنوی تحریف کر کے اس کی اہمیت کو ختم کر دیا جائے چنانچہ فتوے دیئے کہ ذکر ولایت جزو نہیں ہے بلکہ اگر کوئی شعار (عادت) سمجھ کر کہے تو حرج نہیں ورنہ عمل باطل ہے۔

اگر اصولی حضرات کو پتہ چل جائے کہ لفظ ''اللہ'' کا مطلب کیا ہے تو شاید مکمل طور پر اذان چھوڑ دیں یا بدل دیں۔ امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''الف سے مراد ''الاء'' نعمتیں جو اللہ تعالیٰ نے مخلوق پر ہماری ولایت کے صدقے سے اور ھا سے مراد ''ھوان'' پستی و رسوائی ہے جنہوں نے محمد وآل محمد صلواۃ اللہ علیہم اجمعین کی مخالفت کی۔ (التوحید ص 190۔ معانی الاخبار ص 43)

23.4 اصولی حضرات دین میں ترقی کے لیے دن رات کوشاں ہیں نئی نئی چیزیں وجود میں آرہی ہیں جن کو بدعت حسنہ کہا جائے تو بہتر ہے مگر دوسرے کریں تو بدعت۔

بعض ممالک میں ہم نے دیکھا کہ جب نماز جماعت کھڑی ہوئی تو ایک شخص پیش نماز کے بھی آگے قبلہ کی طرف پشت کر کے ہاتھ مائیکروفون

لے کر کھڑا ہو گیا اور پیش نماز صاحب تقویٰ کا مجسمہ بنے منہ میں کچھ بدبدا رہے تھے جن کی آواز تقوے کی وجہ سے اتنی نحیف تھی کہ پہلی صف بھی نہ سن سکتی تھی مگر وہ صاحب جو پشت قبلہ کی طرف کر کے "امام صاحب" کے آگے کھڑے تھے لاؤڈ سپیکر پر لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے جیسے پی ٹی یا جم میں لوگ باجماعت ورزش کرتے ہیں۔ ایسی روح پرور نماز جماعت صرف اصولی نکتہ نظر والے پڑھ یا پڑھا سکتے ہیں۔

تاریخ میں باجماعت گناھوں کی اللہ سے معافی مانگنے کی بہت کم مثالیں ملیں گی۔ مثلاً مولا علی صلوٰۃ اللہ علیہ پر ایرانی فلم میں مسلمان صفین میں مولا صلوٰۃ اللہ علیہ کے حکم سے انکار کے بعد شرمندگی میں باجماعت توبہ کرتے دکھائے گئے۔ جب میں نے یہ منظر دیکھا تو سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ اللہ سے گناھوں کی معافی تو تنہائی میں مانگی جاتی ہے یہ اصولی حضرات ہر جمعرات کو رو رو کر باجماعت دعائے کمیل پڑھتے ہوئے کن اجتماعی گناھوں کی معافی مانگتے ہیں۔ تو پتہ چلا کہ پورا ہفتہ نمازوں میں ولایت علی صلوٰۃ اللہ علیہ کو اپنی زبانوں سے شھید کرتے ہیں باجماعت پھر جمعرات کو باجماعت ہی معافی مانگتے ہیں۔ حالانکہ کساء کی بھی در پردہ مخالفت کرتے ہیں اور کہیں کھل کر بھی مخالفت کرتے ہیں کیونکہ حدیث کساء میں فضائل انوار خمسہ صلواۃ اللہ علیھم اجمعین ہیں۔

23.5 شیعہ مومنین کا ایمان ہے کہ ہر عمل کی بنیاد ولایت ہے۔ اگر دل میں

یا ظاہراً طوعاً یا کرھاً اس کا اقرار انسان کرتا ہو مگر عمل کے وقت اس کو بنیاد نہ بنائے اور ذکر وُلایت نہ کرے تو عمل باطل ہے۔

اصولی حضرات ذکر ولایت سے عمل کو باطل قرار دیتے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ یہ شہادت ثالثہ ایک نیا شوشہ اٹھا ہے حالانکہ شہادت ثالثہ پر ہزاروں ثبوت موجود ہیں بلکہ کائنات کی ہر شئی جو خالق حقیقی نے خلق کی ہے اس پر توحید و رسالت و ولایت کی شہادت درج ہے۔ ہاں البتہ جن اشیاء میں ملاوٹ ہے (سورۃ بنی اسرائیل 64) شیطان کی' ان میں ولایت علی صلوٰۃ اللہ علیہ داخل نہیں ہوسکتی۔

ویسے تو مجتہدوں کے طور طریقے کے مطابق (بحث استدلالی فی الایات والروایات والسیرا ۃ وفتاوی المتقدمین) المحقق الشیخ محمد السند نے اس موضوع پر عربی میں کتاب ''الشھادۃ الثالثۃ'' مرتب فرمائی ہے۔ جو اصولی حضرات عربی جانتے ہوں وہ استفادہ کریں کیونکہ عام طور پر اصولیوں کی اس دنیا و آخرت دونوں میں زبان فارسی ہے (طوبی 112)۔ کتاب ''الشھادۃ الثالثۃ'' مکتبہ فدک قم سے چھپی ہے۔

ھم حارثی ذھن تو رکھتے نہیں کہ اجتہاد کرسکیں۔ ہم تو سادہ محدثی ذھنیت رکھتے ہیں اس لیے ہم سادہ طریقے سے یہ دیکھیں کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہادت ثالثہ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے اور اگر ایسا فرماتے تھے تو ان کے الفاظ کیا ہوتے تھے۔ اگر ان دو سوالوں کا جواب مل

جائے کتب میں تو عقلمند کے لیے کافی ہے۔ بنی اسرائیل کی آیت 110 کی تفسیر میں یہ درج ہے:

امام باقر صلوٰۃ اللہ علیہ سے اللہ کے قول "ولاتجھر بصلاتک ولاتخافت بھا واتبغ بین ذلک سبیلاً" کی تفسیر کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: کہ علی صلوٰۃ اللہ علیہ کی ولایت کا اور جو میں نے اس کو کرامتیں عطا کہیں ہیں ان کا ذکر جب نماز میں ہو تو اونچی آواز سے نہ کرو جب تک میں حکم نازل نہ کروں اور یہ ہے قول "والاتجھر بصلاتک" کے بارے میں اور قول "ولاتخافت بھا" کا مطلب ہے کہ خود علی صلوٰۃ اللہ علیہ سے اسے نہ چھپاؤ اور انہیں یہ بھی بتاؤ کہ میں نے اس کو کیا کرامتیں عطا کی ہیں اور قول "واتبغ بین ذلک سبیلاً" کا مطلب ہے کہ مجھ سے سوال کرتے رہو کہ امر ولایت علی صلوٰۃ اللہ علیہ کی اونچی آواز سے تلاوت کی جائے پس اس کی یوم غدیر خم کھل کر اظہار کرنے کی اجازت مل گئی اور اس دن قول یہ تھا "اللھم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ و عاد من عاداہ۔"

(البرھان ج 4' ص 639)

تفاسیر میں یہ بھی لکھا ہے کہ سورۃ الحجر کی آیت 94۔ "پس جس چیز کا تمہیں حکم دیا جاتا ہے اُسے کھلم کھلا کہہ دو اور مشرکین سے روگردانی کرو" نے اس آیت (بنی اسرائیل 110) کو منسوخ کر دیا۔

تفاسیر میں یہ بھی لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف اتنی آواز سے ولایت علی صلوٰۃ اللہ علیہ کی گواہی دیتے تھے کہ پیچھے امام علی صلوٰۃ اللہ علیہ سن سکتے تھے۔ ویسے بھی پیچھے کو کچھ ایسے بھی بصیرت کے اندھے ہوتے تھے جو ذکر ولایت سن کر بھی نہیں سننا چاہتے تھے۔ تو ثابت ہوا کہ یوم غدیر خم تک نماز میں ولایت علی صلوٰۃ اللہ علیہ آہستہ آواز میں پڑھی جاتی تھی اور اس کے بعد اونچی آواز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھتے تھے۔

اب رہی دوسری بات کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشہد میں کیا پڑھتے تھے یعنی ان کے الفاظ کیا ہیں۔ تو علامہ محمد تقی مجلسیؒ نے کتاب ''فقہ کامل'' باب الصلواۃ فقہ در تشہد و سلام ص 31 میں نقل کیا ہے کہ امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سنت ہے اس طرح کہو:

بسم الله وبالله والحمدلله و خيرالاسماء كلهالله اشهدان لااله الله وحده لاشريك له واشهدان محمداً عبده ورسوله ارسله بالحق بشيراً و نذيراً بين يدى الساعة واشهدان ربى نعم الرب و ان محمداً نعم الرسول وأن علياً نعم الوصى و نعم الامام اللهم صلى على محمد وآل محمد و تقبل شفاعته فى امة وارفع درجته' الحمدولله

رب العالمین۔"

مسئلہ تو حل ہو گیا کہ شہادت ثالثہ تلاوت کرنے کا بھی ثبوت اور الفاظ کا بھی ثبوت یعنی فرماتے تھے "کہ گواہی دیتا ہوں کہ بیشک علی صلوٰۃ اللہ علیہ میرا بہترین وصی ہے اور بہترین امام ہے۔" یعنی اللہ کے حکم کے مطابق ولایت کی گواہی بھی ہے کرامتوں کا ذکر بھی ہے کہ بہترین وصی بہترین امام ہے یعنی درحقیقت مولا علی کے گیارہ بیٹوں کا ذکر ہے کہ ان بارہ اماموں میں سے علی بہترین وصی و امام ہے یعنی گیارہ اماموں کی جدامجد ہیں۔

24۔ دلائل اجتہاد

24.1 اصولی حضرات کی دیدہ دلیری اور تحریفی ذہنیت دیکھیں کہ خود احادیث پر بھروسہ نہیں کرتے مگر اجتہاد ثابت کرنا ہو تو اہلسنت سے ضعیف حدیث بھی پیش کر دیں گے اور کسی جگہ لفظ عالم یا محدث یا راوی یا فقیہ آیا ہے تو عوام کو اس کا ترجمہ مجتہد بتلایا گیا مثال کے طور پر امام باقر صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا "اے ابان مدینہ کی مسجد میں بیٹھ جاؤ اور لوگوں کو فتوے دو کیونکہ میں پسند کرتا ہوں کہ تم جیسے ہمارے شعیوں میں سے ہوں۔"

(اجتہاد و تقلید پر اعتراضات کا تجزیہ ص 15)

بعض مجتہدوں نے اس میں کوفہ کی مسجد ترجمہ کیا ہے بعض نے مسجد نبوی ترجمہ کیا ہے دونوں شہر کافی فاصلہ پر واقع ہیں۔ سوچنے کی بات ہے کہ

اس پر آشوب زمانے میں کس شیعہ کی جرات تھی کہ کھلم کھلا مسجد میں بیٹھ کر فتوے دیتا۔ پھر امام صلوٰۃ اللہ علیہ کے ہوتے ہوئے وہ صرف قرآن و احادیث کے حوالے سے ہی حکم دیتا ہوگا جو جائز ہے مگر اس میں اجتہاد کرنے کا ثبوت کہاں سے نظر آرہا ہے۔

24.2 مجتہد سید علی حائری صاحب نے اجتہاد کی دلیل دی ہے کہ جب معاذ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو پوچھنے پر اس نے جواب دیا کہ جب قرآن و سنت سے کوئی چیز نہ ملی تو اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا۔ اس جواب پر رسول اللہ نے شکر ادا کیا۔

(اسلام اور علمائے اسلام' ص 182)

یہ حدیث اہل سنت کی کتب سے ہے اور ہے بھی ضعیف۔ پھر رائے سے اجتہاد سوائے ابن جنید (شیعہ متقدمین مجتہد) کے سب حرام قرار دیتے ہیں۔

24.3 تمام اصولی کتب میں جو بھی احادیث اجتہاد کے ثبوت میں نقل کی گئی ہیں ان کے الفاظ اس طرح ہیں ہماری حدیثوں کے راوی سے رجوع کرنا..... جو میری حدیث و سنت نقل کریں گے اور میرے بعد لوگوں کو ان کا علم دیں گے جو اپنے مولا صلوٰۃ اللہ علیہ کے امر کا مطیع ہو جو ہماری حدیثوں کی روایت کرتا ہو۔

ان سب میں اجتہاد کا نہ لفظ استعمال ہوا ہے نہ ثبوت ہے۔ جو بھی

شخص حدیث معصوم صلوٰۃ اللہ علیہ پڑھ کر اس کے مطابق فیصلہ کردے اس کے ساتھ تو کسی شیعہ کا جھگڑا ہے ہی نہیں۔

جھگڑا تو اس بات پر ہے کہ معنوی تحریف نہ کرو اور کھل کر اپنا عقیدہ بتاؤ کہ ہم قرآن و سنت سے احکام اخذ کرنا جائز نہیں سمجھتے۔ لوگوں کو دھوکہ دیا ہوا ہے کہ مجتہد قرآن و سنت کے مطابق ہی تو فتوے دیتا ہے پھر حوالے کیوں نہیں دیتے۔

24.4 اصولی حضرات قرآن و حدیث کی معنوی تحریف کرتے ہیں۔ مثلاً ''پس تم پوچھو اہل ذکر سے اگر تم نہیں جانتے'' اس آیت میں اہل ذکر کا مطلب آئمہ طاہرین صلواۃ اللہ علیہم اجمعین کی بجائے مجتہدین بتاتے ہیں۔ (نعوذ باللہ)

(اجتہاد وتقلید پر اعتراضات کا تجزیہ ص 47)

ان حضرات کا ایک اور ہتھکنڈا ہے کہ روایت کے سیاق و سباق کو کاٹ کر ایک مطلب کا فقرہ لے کر اپنی مرضی کا ترجمہ کر کے عوام کو دھوکا دیا کہ دیکھا امام صلوٰۃ اللہ علیہ نے تقلید کا حکم دیا ہے۔ مثلاً معصوم صلوٰۃ اللہ علیہ کی کئی صفحوں پر مشتمل حدیث سے صرف ایک فقرہ ''فامامن کان من الفقهاء صائنا لنفسه حافظا لدينه مخالف على هواه و مطيع الامرمولاه فللعوام ان يقلدوه'' لے کر عوام کو دھوکہ دیا۔

(اجتہاد وتقلید پر اعتراضات کا تجزیہ ص 61)

یہ دراصل کئی صفحات پر مشتمل آنکھیں کھول دینے والی حدیث ہے۔ اس کی تفصیل طوبیٰ ص 131 میں درج کی جاچکی ہے۔ یہ دراصل یہودیوں کی طرح اندھی تقلید کرنے کی ممانعت میں ہے اس میں مزید بتایا گیا ہے کہ تقلید کرنے والا اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے۔ معرفت معصومین صلواۃ اللہ علیھم اجمعین حاصل کرنا ہر ایک پر خود لازم ہے ملاں سے پوچھنے کی ممانعت ہے۔ مولا صلوٰۃ اللہ علیہ کے احکامات کے مطیع سے حکم کرواؤ' ولایت کے مخالف کی عزت نہ کرو' ولایت کے مخالف جو شیعہ علماء کے روپ میں ہوں گے وہ فوجِ یزید سے بدتر ہیں' معصومین صلواۃ اللہ علیھم اجمعین کے القابات استعمال نہ کرو اور جو ایسا کرے اس پر لعنت کرو۔

(یہ حدیث الاحتجاج الطبرسی ج۔ 2' ص 508 پر درج ہے)

اس حدیث میں معرفت معصوم صلوٰۃ اللہ علیہ حاصل کرنے کا حکم دیا گیا ہے نہ کہ ملاں کا فتویٰ دیکھنے کا۔ اس لیے شیعہ مومنین ولایت علی صلوٰۃ اللہ علیہ کے بارے میں ملاں سے فتویٰ پوچھنا باطل سمجھتے ہیں۔ ولایت تو اصول دین کی بنیاد ہے ولایت علی صلوٰۃ اللہ علیہ کے متعلق ملاں سے پوچھنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی کہے کہ ملاں کا فتویٰ دکھاؤ کہ توحید اعمال کا جزو و بنیاد ہے کہ نہیں۔

25۔ جعلسازوں سے خبردار

اب دیکھنا یہ ہے کہ عوام کو دھوکہ کہاں سے ہوتا ہے۔ احتجاج طبرسی میں مولا حسن عسکری صلوٰۃ اللہ علیہ کی مندرجہ بالا مذکورہ حدیث (ج 2، ص 508) مطالعہ فرمائیں اس میں سب عیاں ہو جائے گا کہ یہ دشمنان فضائل محمدؐ وآل محمد صلواۃ اللہ علیھم اجمعین شیعہ مدرسوں سے ہی پڑھ کر شعیہ علماء کا روپ دھار کر شیعہ قوم کو گمراہ کرتے ہیں۔ جیسے شیطان نے کہا تھا کہ یااللہ میں تیری صراط مستقیم پر ہی بیٹھوں گا۔ اس نے سچ کہا تھا یہ مُقصر علماء سو شیعہ علماء کے اندر ہی آپ کو ملیں گے جو فضائل گھٹاتے ہیں اور فوج یزیدؑ سے بدتر ہیں۔ یہ آستین کے سانپ کیا کرتے ہیں کیسے زہر گھولتے ہیں ہمیں ہوشیار رہنا چاہیے۔

یہ لوگ عوام میں اپنے بنیادی اور اصلی اصولی خالصی عقاید کو بیان نہیں کرتے اور وحدت اسلامی کا ظاہری درس دیتے ہیں اور اندر سے اپنا زہر آہستہ آہستہ سرایت کرتے ہیں۔ اگر یہ اپنا اصلی عقیدہ منبر سے بیان کردیں تو شیعہ تو شیعہ عام مسلمان بھی ان سے نفرت کریں گے۔

شیعوں کو اس طرح دھوکہ دیں گے کہ آپ تو پڑھے لکھے لوگ ہو عقلمند اور معاشرے میں باعزت نوکری والے ہو ان پڑھ جاہلوں کی طرح سڑکوں پر ماتم نہ کیا کرو۔ حالانکہ ان ملاں حضرات کو درس میں پڑھایا جاتا ہے کہ عوام جانور اور حشرات الارض ہیں ان کے گلے میں پٹہ ڈال کر رکھو۔

یہ مُقصّر ملاں غم حسین صلوٰۃ اللہ علیہ میں کالے کپڑے پہننا بدعت سمجھتے ہیں۔ محرم میں مجبوراً جیب گرم رکھنے کی خاطر کالی عبا قبا پہن لے گا۔ بعد میں آپ انہیں زرد اور خاکی رنگ کی مہنگی اور باریک عبا قبا میں دیکھیں گے۔ آج کل بھاری رشوت دے کر لبنان کے چھاپہ خانوں میں پرانی کتب سے فضائل کی روایات حذف کرائی جارہی ہیں۔

آپ دیکھیں گے کہ اسلامک سیمیزی کراچی کے طبع شدہ کتب کے باہر آدھا کلمہ لکھا ہوتا ہے۔ مگر یہ لوگ جانتے ہیں کہ تحفۃ العوام مقبول کتاب ہے لہذا اس کے باہر پورا کلمہ چھاپ دیا تاکہ شیعہ اسے اپنی کتاب سمجھیں۔ اندر وہی فتوے ہیں۔ پاک و ہند میں پہلے "تحفہ احمدیہ" پڑھی جاتی تھی جس میں ولایت کا ذکر موجود تھا اس کو ناپید کر کے تحفہ العوام اور توضیح المسائل کی بارش کر دی گئی تاکہ عوام ولایت کو بھول جائے۔

شیعوں کو دھوکہ دیا جاتا ہے کہ جب صلواۃ پڑھی جاتی ہے تو اس میں آل محمدؐ کا مطلب ولایت علی صلوٰۃ اللہ علیہ کی شہادت ہی تو ہے۔ حالانکہ ہر ذی شعور جانتا ہے کہ صلواۃ بھیجنا اور شہادت دینا دو مختلف چیزیں ہیں۔

مجتہدین کے معجزات بیان کیےء جاتے ہیں کہ فلاں مجتہد صاحب نے بیلچہ کو سانپ بنا کر خالی ہاتھ سے پکڑا یعنی حضرت موسیٰ علیہ اسلام تو ڈر گئے تھے مجتہد صاحب نہ ڈرے لہٰذا نبی سے افضل (معاذ اللہ) اور فلاں مجتہد کے بیٹے نے کوئی خلاف شرع کام کیا تو اس کے گھر داخل ہونے سے پہلے عاق کر

دیا اور نعوذ باللہ اس طرح نوح علیہ اسلام سے افضل ہو گیا کہ بیٹے کے لیے دعا نہ کی۔ اس طرح کی خرافات کی پوری کتاب ہے اگر آپ اصولی حضرات کی محفلوں میں جائیں تو پتہ چلے گا کہ ایسے ملاں مولا سے مانگتے ہیں تو کیا مانگتے ہیں۔

دھوکہ دہی کی خاطر کہا جاتا ہے کہ یہ اب نماز میں بھی علی ولی اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ پڑھنا چاہتے ہیں کیا ولایت کے علاوہ دین میں کچھ اور باقی نہیں بچا۔ یہ افواہیں ہی غلط ہیں۔ جہاں جہاں توضیح المسائل کا زہر نہیں پہنچتا وہاں اب بھی ولایت کی شہادت دی جاتی ہے علماء حق کو یہ بتانا چاہیے کہ اصولی ملاؤں نے کب سے ولایت سے روکنا شروع کیا ہے اور قرآن و حدیث کا انکار کیا ہے۔

یہ مقصر ملاں کی سازش ہے کہ عراق میں امن نہیں ہونے دیتے کیونکہ عرب کے مومنین محرم میں صفر میں خون کا پرسہ دیتے ہیں اگر ایسے مومنین کی حکومت بن گئی تو اجتہادی حکومت پس منظر میں چلی جائے گی۔ اسی لئے اربعین پر کربلا میں 15 ملین مومنین کے اجتماع کی خبر نہیں دی جاتی تاکہ لوگ اصل شیعت سے متعارف نہ ہوں۔ اسی لیے عراقی شیعہ علماء کی تربیت اصولی ملاں کر رہے ہیں تاکہ اگر حکومت بنے بھی تو اجتہادی بغل بچہ قسم کی ہو۔

علمائے حق کو چاہیے کہ ہر مجلس میں اجتہاد کے بنیادی اصول بیان کیے جائیں کہ اجماع اور دلیل عقلی کو قرآن و سنت پر ترجیح ہے اور دراصل

قرآن و حدیث سے استفادہ کرنا اصول اجتہاد کے خلاف ہے۔ اسی لیے دلیل مانگنے کی اجازت نہیں۔

26۔ ارتقاء مذہب

شیعہ عقیدہ تو سیدھا ہے حلال محمدی قیامت تک حلال ہے اور حرام محمدی قیامت تک حرام رہے گا اور اللہ کے طریقے میں تبدیلی اور تغیر نہیں ہے جیسا کہ سورۃ فاطر کی آیت نمبر 43 میں ذکر ہے۔

مگر مذہب اجتہادی (اصولی) بیان کرنا مشکل ہے کیونکہ ہر لمحہ ایک مجتہد نیا فتویٰ صادر کرتا ہے اور وہ مقلدین انعام کا دین بنتا چلا جاتا ہے اور سب کی سب رحمت ہی رہتا ہے ایک ہی وقت میں حلال و حرام آنکھ مچولی کھیلتے رہتے ہیں مجتہدین کے مابین اختلافات پر کتابوں کے انبار بھرے پڑے ہیں اور فتوے بھی بدلتے رہتے ہیں جیسا کہ فقہ زندگی' ص 48 پر درج ہے۔ حرام و حلال کو کیسے بدلا جاسکتا ہے اس کی جھلک فقہ زندگی ص 43 سے 52 تک بڑے خوبصورت انداز میں نظر آتی ہے اسی لیے سعودی حکومت بھی اب فضل اللہ صاحب کی بڑی عزت کرتی ہے حج میں ان کو بڑا پروٹوکول دیا جاتا ہے کیونکہ انہوں نے شیعت کو ایک نیا رنگ نیا لباس پہنایا ہے۔

مختصراً یہ کہا جاسکتا ہے کہ اصولی مذہب گرگٹ کی طرح ہے کسی وقت بھی مرضی کے مطابق اور حالات کو دیکھتے ہوئے رنگ بدل سکتا ہے۔

27۔ مختصر تاریخِ اجتہاد

لفظ اجتہاد ''جہد'' سے نکلا ہے یعنی پوری کوشش کرنا۔ اجتہاد کا لفظ سب سے پہلے سنی فقہ میں استعمال ہوا جس کا مطلب ہے کہ کسی چیز کا حل قرآن و سنت میں نہ ملے تو اپنی رائے سے اس کا متبادل اخذ کرلیا جائے۔ سنی امام ابوحنیفہ نے اجتہاد دوسری صدی ہجری میں شروع کیا۔

تمام علماء متفق ہیں کہ ہمارے تمام آئمہ صلواۃ اللہ علیھم اجمعین اجتہاد کی مخالفت کرتے رہے اور تمام احادیث میں اس کی مذمت موجود ہے۔ لیکن شیعہ مجتہدین کا کہنا ہے کہ یہ مذمت سنی اجتہاد کی ہے شیعہ اجتہاد مختلف ہے۔ مگر درحقیقت اجتہاد کے اصول و ضوابط اور علماء اجتہاد کی کتب پڑھنے سے عیاں ہو جاتا ہے کہ شیعہ سنی اجتہاد میں کوئی خاص فرق نہیں ہے۔

آئمہ طاہرین صلواۃ اللہ علیھم اجمعین کے ادوار میں صحابہ کرامؓ لوگوں کی مسائل میں مدد ضرور کرتے تھے مگر قرآنی آیات اور احادیث کی دلیل پیش کر کے حل بتاتے تھے کسی کی جرأت نہیں تھی کہ اجتہاد کرے۔ ایسی احادیث موجود ہیں کہ کسی نے معمولی سی بھی اجتہاد کی بات کو تو امام علیہ السلام نے بھرپور مذمت کی۔ اگر کسی مسئلے کا حل معلوم نہ ہو تو چپ رہنے کا حکم ہے یعنی بتا دینا چاہیے کہ مجھے معلوم نہیں یعنی کسی اور صاحب عرفان سے رابطہ کرنا چاہیے شاید وہ احادیث کو زیادہ جانتا ہو۔ مگر شریعت سازی کا کسی کو حق نہیں

سوائے معصوم صلوٰۃ اللہ علیہ کے۔

امام زمانہ صلوٰۃ اللہ علیہ کی غیبت صغریٰ تک کوئی شیعہ مجتہد نہیں تھا۔ بلکہ غیبت کبریٰ شروع ہونے کے بعد یعقوب کلینیؒ اور شیخ صدوقؒ کے زمانے تک اجتہاد و مجتہد کا نام ونشان تک نہ تھا۔

شیعہ علماء میں سب سے پہلے اجتہاد کا دروازہ کھولنے والے حسن ابن علی ابن عقیل اور محمد بن احمد ابن جنید اسکافی بغدادی ہیں جو چوتھی صدی ہجری میں تھے۔ ان دونوں متقدمین حضرات نے سنی امام شافعی کی اجتہاد کے اصول وضوابط کی کتاب ''علم الاصول'' کو من وعن نقل کر کے شیعہ مذہب میں رائج کر دیا۔ اسی لیے مجتہد حضرات کو ''اصولیین'' بھی کہا جاتا ہے یعنی امام شافعی کے علم الاصول کے مطابق چلنے والے۔ ان دونوں حضرات کو جو شیعوں میں اجتہادی (اصولی) مذہب رائج کرنے کے بانی ہیں قدیمین بھی کہا جاتا ہے۔

ان کے بعد شیخ محمد بن نعمان المفید نے ان کے مذہب پر لبیک کہا اور علم الاصول میں کچھ رد و بدل کر کے آگے جاری کر دیا تاکہ لوگ اس کو شیعہ علم اصول وفقہ سمجھیں نہ کہ امام شافعی کا نقل کردہ۔ شیخ مفید پانچویں صدی کے شروع میں فوت ہو گئے۔

شیخ مفید کے ایک اور شاگرد سالار ابن عبدالعزیز دیلمی نے بھی اصول فقہ کا نیا ایڈیشن جاری کیا۔ پھر پانچویں صدی میں شیخ محمد ابن حسن طوسی نے اصولی بیڑا اٹھایا اور بڑا نام کمایا اور علماء میں بڑا مقام حاصل کیا اور علم اصول

اور فتاوی پر کتابیں مرتب کیں۔

سب سے اہم بات جو غیبت کبریٰ کے شروع ہونے کے بعد اور شیعت میں اجتہاد کا در کھلنے کے ساتھ ہوئی وہ یہ ہے کہ احادیث معصومین صلوٰۃ اللہ علیہ علیھم اجمعین کا خزانہ غائب کر دیا گیا۔ یعنی احادیث پر مبنی چار سو کتب جن کو "اصول اربعہ ماۃ" کہا جاتا تھا ضائع کر دیں گئیں۔ قرآن و سنت کو نا کافی قرار دینے والوں نے بڑے صاف طریقے سے کتب غائب کروائیں کہ کسی کو خبر تک نہ ہوئی کہ اتنے زیادہ شیعہ مدارس جو مختلف شہروں میں تھے صرف کتب احادیث غائب ہوئیں مگر علم اصول وفقہ کی کتابیں پڑی رہیں۔

پھر جو احادیث پر مبنی پانچ کتب شیعوں کے پاس تھیں ان میں سے سب سے بڑی بارہ جلدوں پر مشتمل کتاب "مدینۃ العلم" بھی ضائع کر دی گئی یا جن لے گئے۔ پھر صرف چار کتابیں یعنی "کتب اربعہ" ہمارے پاس رہ گئیں ہیں۔

(1) اصول کافی (2) تہذیب الاحکام (3) استبصار (4) من لاحیضر الفقیہ۔

اب ظلم یہ ہے کہ عوام کو بتایا جاتا ہے کہ ہماری کتب اربعہ ہیں مگر در حقیقت مجتہدین ان کتب اربعہ کو غیر معتبر جانتے ہیں کیونکہ ان میں احادیث درج ہیں۔ اور عوام دھوکے میں ہے۔

بہرحال شیخ طوسیؒ کے بعد شہید اول، شہید ثانی اور علامہ حلی جیسے علماء

نے کاروان اجتہاد کو آگے بڑھایا مگر یہ کاروان شیخ الطائفہ طوسی کے بعد تقریباً ایک صدی تک رکا رہا یعنی شیعہ مجتہد ایک صدی تک ناپید ہو گئے۔ اسی لیے حمصی نے کہا کہ کوئی شیعہ مفتی نہ رہا۔ ساتویں صدی میں علامہ حلی اور ان کے ساتھیوں نے اجتہاد کو دوبارہ زندہ کیا اس کی تبلیغ کی۔

مگر گیارھویں صدی میں جب علماء حق نے احادیث معصومین صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین پر مبنی کتب مرتب کیں تو اجتہادی (اصولی) تحریک کو بہت بڑا دھچکا لگا۔ ان علماء حق کو بیوقوف اور دقیانوسی کہا گیا۔ ظاہر ہے کہ جس تحریک کے بانیان نے احادیث کی چار سو ایک کتب غایب کروائیں ہوں وہ دوبارہ احادیث کی کتب مرتب ہوتے کیسے دیکھ سکیں گے۔ ان علماء حق میں علامہ محمد باقر مجلسیؒ ہیں جنہوں نے احادیث کی سب سے بڑی کتاب بحارالانوار مرتب کی ہے۔ ان کے والد ماجد علامہ تقی مجلسیؒ فقہ کامل کے مصنف ہیں۔ پھر شیخ محمد ابن حسن حرعاملیؒ ہیں ان کی کتاب ''الوسائل'' ہے۔ پھر شیخ فیض محسن کاشانیؒ ہیں انہوں نے ''الوافی'' مرتب کی ہے۔ پھر سید ہاشم بحرانی ہیں انہوں نے قرآن پاک کی تفسیر فرامین معصومین صلوٰۃ اللہ علیہ کے مطابق مرتب کی جو ''البرھان'' ہے۔ ان کی ایک مشہور کتب ''اللوامع النورانیہ'' بھی ہے جس میں مولا علی صلوٰۃ اللہ علیہ کے اسماء قرآن پاک میں بتائے گئے ہیں جو ہزار سے اوپر ہیں۔

لفظ اجتہاد کو شیعہ لباس پہنانے کی ہر مجتہد نے کوشش کی۔ کچھ

مجتہدوں نے فتووں کی بنیاد قرآن و سنت قرار دیا اور دلیل کو مانگنا جائز قرار دیا۔ کچھ مجتہدوں نے بلکہ اکثریت نے قرآن و سنت کی بجائے علم اصول وفقہ کو بنیاد قرار دیا اور قرآن و سنت کو ناکافی سمجھا اور اجماع و دلیل عقلی کو دین کا ستون قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ قرآن و سنت تو وحدانیت اور اسلام کی حقانیت ثابت کرنے سے عاجز ہیں۔ دلیل عقلی اور فلسفہ جیسے علوم کے بغیر دین اپاہج ہے۔

اجتہاد کے دائرہ کار میں بھی بہت ارتقاء ہوا ابتداء میں جن مسائل کا حل ہوتا تھا پھر تمام مسائل شریعت پر اجتہاد لاگو کر دیا گیا۔ بلکہ شیخ طوسیؒ نے جو فتاویٰ احادیث کو دلیل بنا کر دیئے تھے جو ایک صدی تک رائج رہے ان کو رد کر دیا گیا۔ اجتہاد صرف فروع دین پر ہوتا تھا اب کچھ مجتہدین کی رائے کے مطابق اصول دین بھی اجتہاد کے بغیر صحت مند نہیں ہیں۔ بلکہ آپ نے غور کیا کہ توحید اور اسلام کی حقانیت انسان کے بنائے ہوئے علم اصول و فلسفہ کے مرہون منت ہیں۔

اجتہاد کو اس دور میں صرف ایک ملک میں قید کر دیا گیا ہے یعنی مجتہد صرف ایک خاص رنگ ونسل سے ہوں گے باقی تمام دنیا کے شیعہ ان کے مقلد ہوں گے۔ مدارس اور حوزوں میں کتب اربعہ رائج نہیں ہیں بلکہ جس مجتہد کا مدرسہ ہے اسی کی توضیح اور وسائل اور مردہ مجتہدوں کی کتب پڑھائی جاتی ہیں تفاسیر کی تو ویسے بھی ضرورت نہیں کیونکہ اجتہادی مذہب کے مطابق

صرف 500 آیات کام کی ہیں اگر کوئی تفسیر حوزے میں زیر بحث آئے بھی تو وہ تفسیر اہل بیت صلوٰۃ اللہ علیہ نہیں ہوتی بلکہ وہ جو علم اصول و فلسفہ اور دلیل عقلی کے مطابق لکھی گئی ہو۔

مختصراً یہ کہ اس اصولی مذہب میں اگر حدیث قرآن سے مطابقت نہ رکھے (اصل میں علم اصول کے مطابق نہ ہو تو) تو دیوار پر ماری جاتی ہے (نعوذ باللہ) مگر مجتہد کا فتویٰ بلا دلیل مقلد کو ماننا پڑے گا اگر نجات چاہتا ہے تو۔

28۔ یا امام المنتظر صلوٰۃ اللہ علیہ العجل العجل

شیعہ مومنین کا صرف اور صرف مقصد حیات ہر لمحہ انتظار امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجک ہے۔

قرآن کریم اور فرامین معصومین صلواۃ اللہ علیہم اجمعین کے مطابق زندگی بسر کریں اور عزاداری امام مظلوم صلوٰۃ اللہ علیہ کو فروغ دیں اس کے خلاف ہر فتوے کو رد کریں اور خوشنودی سیدہ صلوٰۃ اللہ علیہ کی خاطر عزاداری کے تمام شعائر کی حفاظت کریں۔

عصمت و ولایت کے خلاف تمام فتووں اور من گھڑت تاریخ کے واقعات کی مذمت کریں اور جہاد کریں۔

ہر شیعہ مومن اپنی استطاعت کے مطابق تبلیغ کرے مگر دلیل کے

ساتھ اور دلیل طلب کرے مگر کسی قسم کے جھگڑے اور ناشائشتہ زبان سے گریز کیا جائے جاہلوں سے پرہیز اور احسن طریقے سے تبلیغ کریں۔ شیعہ عقاید اور اصولی عقاید کتب کے حوالوں کے ساتھ بیان کیے جائیں تا کہ کوئی مومن لاعلمی میں پھسل نہ جائے۔

ہر شیعہ مسجد اور امام بارگاہ میں کم از کم کتب اربعۂ البرھان تفسیر اور بحارالانوار جیسی کتب کی لائبریری بنائی جائے تا کہ اس سے اس مسجد کا پیش نماز اور مومنین باقاعدہ استفادہ کرسکیں۔

جس کسی سے بھی کوئی مسئلہ پوچھا جائے اس کی دلیل قرآن و سنت سے طلب کی جائے۔

تمام مومنین توضیح المسائل کی کتب کو حنوط کر کے عبرت کی نشانی کے طور پر محفوظ رکھیں اور من لایحضر الفقیہ یا کشف الاحکام جیسی کتب لا کر گھروں رکھیں جن میں مسائل آئمہ صلواۃ اللہ علیھم اجمعین کے احکام کے مطابق درج ہوں نہ کہ غیر معصوم ملاں کے فتووں کے مطابق۔

اپنے مقامی علماء کی عزت کریں مسائل میں ان سے رجوع کریں تا کہ وہ قرآن و سنت کے مطابق آپ کو مطلع کریں۔ غیر ملکی ان دیکھے خود ساختہ مقصّر ملاؤں سے بالکل رابطہ نہ رکھیں اور فتوے لینے دینے سے پرہیز کریں۔ مقامی پیش نماز سے درخواست کریں کہ تفسیر اہلبیت صلواۃ اللہ علیھم کا باقاعدہ درس جاری کریں۔

ولایت علی صلوٰۃ اللہ علیہ ازل سے ہر چیز پر لازم ہے اس کے بارے میں کسی کو لب کشائی تک کی اجازت نہیں۔ اس کے بارے میں فتویٰ لینا دینا شرک ہے القابات معصومین صلواۃ اللہ علیہم اجمعین کو استعمال کرنے والوں سے برات کی جائے۔

خود بھی اور بچوں کو بھی عربی زبان سکھائیں تا کہ کوئی مقصر ملاں غلط بیانی نہ کر سکے اور خود کتب اہلبیت صلواۃ اللہ علیہم اجمعین کا مطالعہ کیا جا سکے۔ کیونکہ کتب کا ترجمہ کرتے وقت جہالت کی بنا پر غلطی ہو سکتی ہے یا مقصر جان بوجھ کر مصلحت کے تحت ترجمہ بدل دیتے ہیں۔

29۔ آخری کیل (لمحہ فکریہ)

جناب سلیمان قندوزی نے امام زمانہ صلوٰۃ اللہ علیہ کے ظہور کے متعلق باب 84 میں آپ صلوٰۃ اللہ علیہ کے دشمنوں کی نشاندہی کرتے ہوئے ایک روایت نقل کی ہے:

”......... واَعداوه مقلَّدة العلماء اَهل الاجتهاد فيد خلون كرهاً تحت حكمه خوفا من سيفه وسطوته ...... “

اور آپ کے دشمن مقلد علماء (جن علماء کی لوگ اندھا دھند تقلید کریں) اھل اجتہاد (جو علماء اجتہاد کرتے ہوں) ہوں گے وہ آپ کی تلوار اور رعب و دبدبہ کے خوف سے مجبوری کے عالم میں آپ صلوٰۃ اللہ علیہ کے

جکم میں داخل ہوں گے۔"

(ینابیع المودۃ' ص 729)

واخرج صاحب کتاب "غريب الحديث" عن عروة بن رويم رفعه: خيار امتى اولها وآخرها' و بين ذلك شيخ اعوج ليس مناولست منه۔ قال ابن قتيبه: الشيخ ولوسط' وقدجاء ت آثارانه ذكر آخرالزمان فقال: المستمسك منهم بدينه كا لقابض على الجمر' والحديث الاخر: الشهيد منهم يومئذ كشهيد بدر' وفى حديث آخر: انه سئل عن القرباء فقال: الذين يحيون ما أمات الناس من سنتى۔ الحديث: فاذانزل عيسىٰ لم ينسخ شيأ مماأتى به رسول الله (ص) ولم يتقدم عيسىٰ على الامام من أمته بل يقدمه ويصلى خلفه۔" (غاية المرام 698۔ حديث 51)

صاحب کتاب غریب الحدیث نے عروہ بن رویم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں پہلا اور آخری آدمی بہتر ہو گا اور اس کے درمیان ایک مفلوج شیخ ہو گا وہ ہم میں سے نہیں ہو گا اور نہ میں اس سے ہوں گا۔ ابن قتیبہ نے کہا درمیان والے شیخ کے متعلق احادیث آچکی ہیں۔ آپ نے آخرالزمان صلوٰۃ اللہ علیہ کا ذکر کیا ہے

کہ آپ کے دین کو پکڑنے والا ایسا ہو گا جیسا آگ کے انگارے کو پکڑنے والا اور ایک دوسری حدیث ہے کہ ان لوگوں میں شہید ہونے والا بدر میں شہید ہونے والوں کی مانند ہو گا اور ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قربیٰ کے متعلق سوال کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو میری سنت کو زندہ کریں گے جس کو لوگوں نے مار دیا ہو گا۔ الحدیث۔ جب عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائی ہوئی کسی چیز کو منسوخ نہیں کریں گے اور آپ کی امت کے امام صلوٰۃ اللہ علیہ سے عیسیٰ علیہ السلام آگے نہیں بڑھیں گے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آگے کریں گے اور آپ صلوٰۃ اللہ علیہ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔"

(ینابیع المودۃ' ص 759)

لمحہ فکریہ: اعوج کا مطلب ہے مفلوج یعنی جس شخص کا بازو یا ٹانگ مفلوج یا اپاہج ہو جائے روایت میں ہے کہ وہ ہم میں سے نہیں ہو گا یعنی سید نہیں ہو گا چاہے سید کہلواتا ہو گا اور روایت میں اسی لیے اسے شیخ کہا گیا ہے یعنی اس کے سید ہونے کے دعویٰ کی مذمت ہے اور پھر بیان ہے کہ نہ میں اس سے ہوں گا یعنی اس کا مذھب میرا مذھب (اسلام) نہیں ہو گا۔

بیاں سرِ شہادت کی اگر تفسیر ہو جائے
مسلمانوں کا قبلہ روضۂ شبیرؑ ہو جائے

إذاشئت النجاة فزُر حُسَناً ؑ لِکیَ تَلقَے الالٰه قَرير عَين
فإن النار ليس تمس جسماً عليه غبار زوار الحسينؑ

خاکپائے زائرین وسگ کوچۂ سیدہ سلام اللہ علیہا السید ابومحمد نقوی
ربیع الاخر 1430 ہجری۔

☆☆☆☆☆☆

30۔ مصادر

1: القرآن الکریم (کلام اللہ)

2: روضات الجنات (مجتہد محمد باقر موسوی خوانساری)

3: اصول الکافی (شیخ محمد بن یعقوب الکلینیؒ طبع منشورات الفجر بیروت)

4: علم الاصول کی مختصر تاریخ (انگریزی) (آیت اللہ باقر الصدر طبع اسلامک سیمنری کراچی)

5: عقاید شیعہ (انگریزی) (علامہ محمد رضا مظفر طبع اسلامک سیمنری کراچی)

6: اجتہاد و تقلید پر اعتراضات کا تجزیہ (سید عابد حسین زیدی پیغام رحدت اسلامی)

7: فقہ زندگی (آیت اللہ محمد حسین فضل اللہ دار الثقلین کراچی)

8: نہج البلاغۃ (ترجمہ علامہ ذیشان حیدر جوادی تنظیم المکاتب انڈیا)

9: غرر الحکم (فرامین امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ) (انصاریان ایران اردو ترجمہ)

10: وسائل الشیعہ (شیخ محمد الحر العاملی مؤسستہ الاعلمی بیروت)

11: طوبیٰ (السید ابو محمد نقوی ندائے شیعہ لاہور)

12: علل الشرائع (شیخ صدوق طبع الکساء پبلشرز کراچی)

13: ارشاد القلوب (حسن بن ابو الحسن دیلمی شریف رضی پبلیشرز)

14: اسلام اور علمائے اسلام (السید محمد احسن زیدی مجتہد ادارہ علوم الاسلام لاہور)

15: التوحید (شیخ صدوق الکساء پبلشرز کراچی)

16: معانی الاخبار (شیخ صدوق الکساء پبلشرز کراچی)

17: مفاتح الجنان (شیخ عباس قمی مولانا ناظم علی انصاریان پبلیکیشنز قم)

18: اعتقادات (شیخ صدوق البلاغ المبین اسلام آباد)

19: صحیفہ وفا (سید عبدالرزاق موسوی، سید حسین مہدی، انصاریان پبلیکیشنز، قم)
20: البرھان فی تفسیر القرآن (علامہ محدث السید ھاشم بحرانی، موسستہ الاعلمی، بیروت)
21: بحارالانوار (ملا محمد باقر مجلسیؒ، محفوظ بک ایجنسی، کراچی)
22: نہج الاسرار (من کلام حیدر کرار صلوٰۃ اللہ علیہ، رحمت اللہ بک ایجنسی، کراچی)
23: الشھادۃ الثالثۃ (آیت اللہ الشیخ محمد السند، مکتبہ فدک، قم)
24: فقہ کامل (علامہ تقی مجلسی)
25: الاحتجاج (علامہ ابو منصور احمد طبرسی، انتشارات اسوہ، قم)
26: ینابیع المودۃ (شیخ سلیمان قندوزی، حمایت اہلبیت وقف، لاہور)

نوٹ:

مندرجہ بالا کتب میں روضات الجنات، علم الاصول کی مختصر تاریخ، عقاید شیعہ، اجتہاد وتقلید پر اعتراضات کا تجزیہ اور فقہ زندگی، اصولی و اجتہادی علماء کی کتب ہیں۔

☆☆☆☆☆
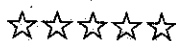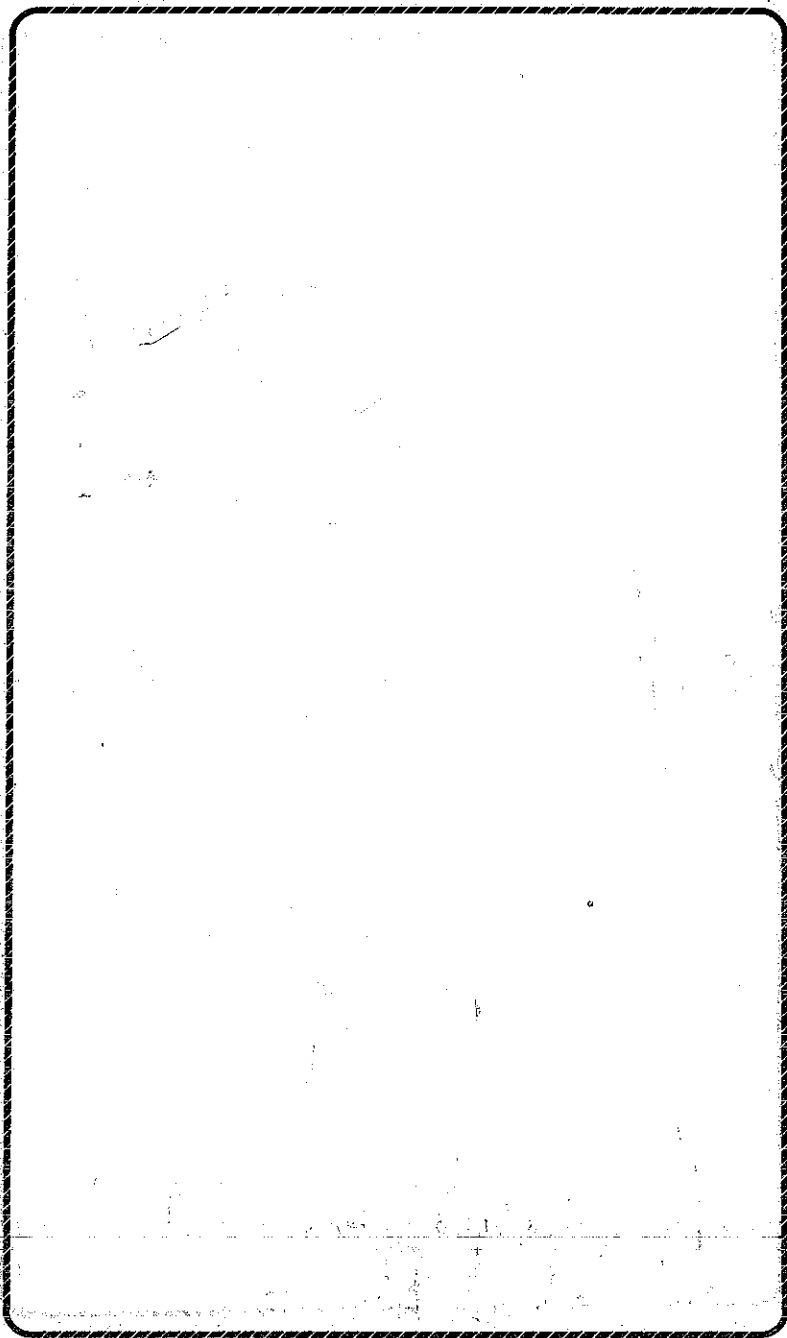
یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ہیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔

منجانب۔

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان